﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 26 ستمبر 2008ء | 25 رمضان المبارک 1429 ہجری قمری ❁ 26 تبوک 1387 ہجری شمسی | شمارہ 39

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کر شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں‘‘۔

(مسلم کتاب الصوم باب استجاب صوم ستۃ ایام من شوال)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فدیہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو

جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔

’’﴿وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾۔ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمّتوں کی طرح اس اُمّت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے لئے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں کرتا ہے کب اُس ثواب کا مستحق ہو گا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلّف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563-564 جدید ایڈیشن)

جماعت احمدیہ نے اپنی گزشتہ تاریخ سے ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ شدید مخالفت کے باوجود امن اور عدم تشدد کے ساتھ اسلام پھیلانے کا بہترین نمونہ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

دنیا کی مختلف اور متعدد اقوام کو جماعت احمدیہ نے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے جو ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جماعت احمدیہ دنیا کی خدمت کے لحاظ سے بہترین جماعت ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے کے تیسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی امن پسندی، خدمت انسانیت اور عالمی امن واتحاد کے قیام اور اشاعت اسلام کے لئے پُر امن مساعی پر خراج تحسین۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی

اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے ان چالیس مرحومین کے نام احباب کو سنائے جو امسال کے دوران وفات پا گئے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ یہ کارروائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے مطابق ہر سال ہوتی ہے تا کہ احباب اپنے فوت شدہ بھائیوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بعد ازاں

مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ UK کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم شبیر احمد صاحب بھٹی نے کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

❁...... Mrs.Cholpon Baekovo کرغیستان کی یہ خاتون یونیورسٹی لیکچرار ہیں اور انہوں نے اپنی زبان میں ہی خطاب کیا جس کا ترجمہ مبلغ سلسلہ مکرم حسن طاہر بخاری صاحب نے کیا۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں حاضرین جلسہ کو خلافت جوبلی جلسہ کی مبارکباد دی اور بتایا کہ وہ اس جلسہ میں شرکت کر کے فخر محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کا ماٹو Love for All Hatred for None نہایت دلکش ہے اور جماعت احمدیہ کرغیستان کے افراد بھی گزشتہ دس سال سے اسی اصول کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اور یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ ہم دنیا میں امن، محبت اور پیار پیدا کر سکتے ہیں۔

❁......**سیرالیون کے سوشل سروسز کے ایک سابق وزیر**۔ موصوف نے کہا کہ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ذاتی طور پر قربانی کا ایک بہترین نمونہ ہیں جن کی وجہ سے ساری جماعت اعلیٰ مقاصد کی خاطر قربانیاں پیش کر رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ساری دنیا جماعت احمدیہ کی خدمات کی معترف ہے جس میں سیرالیون کا ملک بھی شامل ہے جہاں جماعت احمدیہ سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ عظیم الشان خدمت کر رہی ہے۔

❁......**امجد حسین مرزا:** امجد صاحب ایک تعلیم یافتہ پاکستانی ہیں جو لندن میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کے بھائی طاہر مرزا صاحب کو پاکستان میں پھانسی کی سزا ہوگئی تھی جس کے خلاف انہوں نے بہت تگ و دو کی اور بالآخر پرنس چارلس اور وزیر اعظم برطانیہ کی مدد سے اپنے بھائی کو نہ صرف پھانسی سے بچا لیا بلکہ اسے رہا بھی کروا لیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ پاکستان میں مذہب کے نام پر مختلف لوگوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور طرح طرح کی بے انصافیاں کی جاتی ہیں اسی وجہ سے جماعت احمدیہ پر بھی زیادتیاں ہو رہی ہیں جس کے وہ سخت مخالف ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ہر پاکستانی کو اس کے تمام مذہبی اور انسانی حقوق دئے جائیں۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ پاکستان کی اکثریت کا مذہب اسلام ہے اور اسلام رحمت اور شفقت کا مذہب ہے۔

❁...... Cllr. Gillian Beel,Mayor of Farnham: یہ خاتون فارنہم کی میئر ہیں اور اسی علاقہ میں اسلام آباد ٹلفورڈ کا احمدیہ مرکز واقع ہے۔ موصوفہ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا ذکر کیا اور جماعت کو خلافت جوبلی کی مبارکباد دی اور اس بات پر خاص طور پر اظہار مسرت کیا کہ دنیا کی مختلف اور متعدد اقوام کو جماعت احمدیہ نے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے جو ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

❁......**عمران خان۔ چیئرمین پاکستان چیمبر آف کامرس:** موصوف برطانیہ کے پاکستانیوں میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ مَیں کئی سالوں سے جماعت کے جلسے میں شامل ہو رہا ہوں اور ہر دفعہ جماعت کو انتظامات اور تعداد کے لحاظ سے غیر معمولی ترقی یافتہ حالت میں دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی طرف سے ساری دنیا کو Love for All Hatred for None کا خوبصورت پیغام دیتا ہوں۔

❁......**انڈین ہائی کمشنر کا پیغام:** انڈین ہائی کمشنر صاحب مقیم لندن کا پیغام بھی حاضرین جلسہ کو سنایا گیا جس میں انہوں نے خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر تمام جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی اور اس کے ساتھ اس بات کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں چیریٹی ورک کے ذریعہ انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہی ہے جو ایک عظیم کارنامہ اور قابل قدر ہے۔

❁......**بیرسٹر ظہور بٹ صاحب:** موصوف معروف پاکستانی بیرسٹر اور دانشور ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی ساری تاریخ کا خلاصہ پیش کر کے بتایا کہ پاکستان کے بانی محمد علی جناح ہر پاکستانی کے ساتھ برابری اور انصاف کا سلوک چاہتے تھے اور مذہب کو حکومت سے علیحدہ رکھنا چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ مذہب کے معاملہ میں ہر شخص آزاد ہے۔ لیکن افسوس کہ بعد کے لیڈروں نے پاکستانی عوام کو طرح طرح سے ان کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم کیا۔ یہی سلوک جماعت احمدیہ سے ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں ہوا لیکن آخر دنیا نے دیکھا کہ ایک کو پھانسی دی گئی اور دوسرے کے ہوا میں پرخچے اڑ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایمان کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے اور سوائے خدا کے کوئی کسی کے دل کے خیالات کو نہیں جانتا۔ پس کفر کے فتوے دینا ہرگز جائز نہیں۔ اسلام رواداری کا مذہب ہے۔ اسی اصول کے مطابق پاکستان قائم رہ سکتا ہے۔

❁...... Prof. Yahya Ling Song (China): پروفیسر یحییٰ لنگ سانگ چین کے مسلمان پروفیسر ہیں جنہوں نے چینی زبان میں قرآن کریم کا منظوم ترجمہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور پھر چینی زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ ملک سلیم احمد صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ نے پیش کیا۔ مقرر موصوف نے کہا کہ سب سے پہلے مَیں امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اس جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اسی طرح جناب عثمان چاؤ مبلغ جماعت احمدیہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے ہر طرح سے میری مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے مسلمان ممالک کی طرح چین میں بھی کئی اسلامی فرقے ہیں۔ بڑے فرقے سنی اور شیعہ ہیں تاہم اکثریت حنفی فقہ پر عمل کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان فرقوں کو اپنے اختلافات پیار محبت کے ساتھ اور عملی طور پر دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ دوسرے اسلامی فرقوں سے مختلف ہے اور آپس میں اتحاد اور محبت کے ساتھ کام کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینا بالکل غلط ہے کیونکہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان اسلام توحید، رسالت محمدیہ اور قرآن پر ہے اور احمدی ان سب پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے تمام احباب جماعت کو خلافت جوبلی کے جلسہ کی مبارکباد دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

چار بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تمام احباب نے پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ پروگرام جاری رکھیں۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب UK نے اگلے معزز مہمان کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔ درج ذیل چار معزز مہمانوں نے خطاب کیا۔

❁...... Mr. Alan Keen MP: برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر ایلن کین نے سب سے پہلے حضور انور کو ادب کے ساتھ سلام کیا۔ اس کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس اہم جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ مَیں جماعت احمدیہ سے کئی سال سے متعلق ہوں۔ جماعت احمدیہ دنیا کی خدمت کے لحاظ سے بہترین جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندروز پہلے ان کی وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی تو وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی طرف سے جلسہ میں شرکت نہ کر سکنے کی معذرت پیش کی جائے اور ساتھ ہی انہوں نے جلسہ کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس بات کی خواہش کی کہ وہ جماعت احمدیہ کے وفد سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے خلافت جوبلی جلسہ کے انعقاد پر حضور انور اور احباب جماعت کو مبارکباد دی۔

❁...... King of Allado: بینن کے تمام بادشاہوں کی تنظیم کے سربراہ کنگ آف الاڈو نے حضور انور کی خدمت میں نہایت ادب و احترام سے سلام عرض کیا اس کے بعد حاضرین سے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم امیر صاحب فرانس نے پیش کیا۔ موصوف نے اپنے خطاب کا آغاز نعرہ تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد اور غلام احمد کی جے کے پُر جوش نعروں سے کیا اور بتایا کہ خدا کے فضل سے وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں اس موقع پر سب احباب کی خدمت میں امن اور محبت کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی میں شامل ہونے پر فخر ہے۔ مَیں حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ ان دنوں بینن کے لوگوں کو خاص طور پر خوراک اور پٹرول کی مشکلات کا سامنا ہے۔ سارے افریقہ کو بھی دعا میں یاد رکھیں۔ ہم سب حضور کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اس عظیم روحانی کام کو ہمیشہ جاری رکھ سکیں۔

❁...... Mrs. Nina Fokina (Kazakstan): مسز نینا فوکینا، قازقستان کی ڈپٹی سپیکر ہیں۔ انہوں نے رشین زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ قازقستان نے پیش کیا۔ انہوں نے سب حاضرین کو سلام پیش کرنے کے بعد جلسہ میں شرکت کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی گزشتہ 100 سالہ تاریخ سے ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ شدید مخالفت کے باوجود امن اور عدم تشدّد کے ساتھ اسلام پھیلانے کا بہترین نمونہ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے آپ جو کوششیں کر رہے ہیں مَیں ان کی کامیابی کے لئے آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ انہوں نے خلافت جوبلی کے عظیم جلسہ کے انعقاد پر حضور انور اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش کی۔

❁...... H.E .Wesley Momo Johnson(Liberia): لائبیریا کے وزیر اطلاعات و سیاحت جناب ویزلی مومو جانسن نے حکومت لائبیریا کی نمائندگی کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے دعوت دینے کا شکریہ ادا کیا اور صدر مملکت لائبیریا اور لائبیریا کے عوام کی طرف سے سلام کا پیغام پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج لائبیریا کا 61واں یوم آزادی ہے۔ اس حوالہ سے مَیں اس عظیم اجتماع کے شرکاء کی خدمت میں ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ مشن لائبیریا نہایت کامیابی کے ساتھ امن کا پیغام سارے ملک میں پھیلا رہا ہے۔ لائبیریا کو امن، رواداری اور غربت دور کرنے کی ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا مکمل تعاون حکومت و عوام کو حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ لائبیریا کا ملک جماعت احمدیہ کے تعاون کی وجہ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے آخر پر حضور انور کو لائبیریا کا دورہ کرنے کی نہایت ادب کے ساتھ دعوت دی۔

(باقی آئندہ)

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/مارچ 2008ء بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز عصر حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ بینش رشید بنت مکرم رشید احمد صاحب آف لاہور کا نکاح عزیزم وقاص احمد کھوکھر ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر آف ہونسلو کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈز اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

2۔ عزیزہ درثمین بنت مکرم رشید احمد ارشد صاحب (اسلام آباد۔ یوکے) کا نکاح عزیزم توصیف احمد انور ابن مکرم سعید احمد انور صاحب (بریڈفورڈ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

حضور نے فرمایا کہ رشید احمد صاحب ہمارے مبلغ ہیں اور چینی ڈیسک میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح عبدالحفیظ کھوکھر صاحب کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی ہمارے پرانے مبلغ ہیں کافی عرصہ سے یہاں ہیں۔

3۔ عزیزہ ماریہ Sellie بنت مکرم Ola Sellie صاحب (آف ناروے حال لندن) کا نکاح عزیزم وقاص احمد انور ابن مکرم سعید احمد صاحب انور آف بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

اس موقع پر حضور انور نے فرمایا: ماریہ سیلی ناروے کی احمدی ہیں۔ ان کے والد احمدی نہیں ہیں۔

آخر پر حضور انور نے دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کی نسلوں میں حقیقی احمدیت قائم ہو۔

اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یو کے)

نویں قسط

دارالتبلیغ شام وفلسطین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے سفر یورپ سے واپسی کے بعد 1925ء میں شام میں نیا دارالتبلیغ کھولنے کے لئے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو روانہ فرمایا۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ 27/جون 1925ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور 17/جولائی 1925ء کو دمشق پہنچے۔

مبلغین کے لئے اہم نصائح

ان دونوں بزرگوں کو الوداع کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو نصائح فرمائیں وہ مبلغین کے لئے خصوصاً اور افراد جماعت کے لئے عموماً مشعل راہ ہیں۔ حضور نے فرمایا:

"اہل عرب کے ہم پر بہت بڑے احسان ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ ہم تک اسلام پہنچا۔ ہمارا رونگٹا رونگٹا ان کے احسان کے نیچے دبا ہوا ہے۔ ان کا بدلہ دینے کے لئے ہمارے یہ مبلغ وہاں جارہے ہیں۔ان میں سے سید ولی اللہ شاہ صاحب پر دوہری ذمہ داری ہے۔ کیونکہ انہوں نے علم بھی اس ملک سے حاصل کیا ہے۔اب ان کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ان لوگوں کو روحانی علم دیں۔مگر ساتھ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ مبلغ کی حیثیت سے نہیں جارہے بلکہ مدبّر کی حیثیت سے جارہے ہیں۔ان کا کام یہ دیکھنا ہے کہ اس ملک میں کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے۔مبلغ کی حیثیت سے مولوی جلال الدین صاحب جارہے ہیں۔ان کو اسی مقصد کے لئے اپنا وقت صرف کرنا چاہئے تا کہ ان کے جانے کا مقصد فوت نہ ہو جائے...... **ان کا یہ کام ہے کہ ان کے ذریعہ جو جماعت خدا تعالیٰ پیدا کرے اس کا تعلق مرکز سے اس طرح قائم کریں جس طرح عضو کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری ترقی ہی موجب تنزّل ہوگی۔...... پس مبلغین کا سب سے مقدم فرض یہ ہے کہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کا آپس میں ایسا رشتہ اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں جس کی وجہ سے ساری جماعت اس طرح متحد ہو کہ کوئی چیز اسے جدا نہ کر سکے۔** اگر شامی احمدی ہوں تو انہیں یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ ہم "شامی احمدی" ہیں، اسی طرح جو مصری احمدی ہوں ان کے دل میں یہ خیال نہ ہونا چاہئے کہ ہم "مصری احمدی" ہیں...... کیونکہ مذہب اسلام وطنیت کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے نہیں کہ حب وطن مٹانا چاہتا ہے۔اسلام تو خود کہتا ہے حب الوطن ایمان کی علامت ہے۔مگر وہ وطن کو ادنیٰ قرار دیتا ہے اور اس سے اعلیٰ یہ خیال پیش کرتا ہے کہ ساری دنیا کو اپنا وطن سمجھو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انسانیت کو وطن سمجھو۔ دنیا سے مراد تو وہ انسان ہوتے ہیں جو زندہ ہوتے ہیں مگر انسانیت سے مراد وہ تمام انسان ہیں جو پہلے گزر چکے اور آئندہ آئیں گے۔ایک مسلمان کا کام جہاں پہلوں کی نیکیوں کو قائم کرنا اور ان کے الزامات کو مٹانا ہوتا ہے وہاں آئندہ نسلوں کے لئے سامان رُشد پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔اس کے لئے انسانیت ہی مطمح نظر ہوسکتی ہے۔ پس ہمارے مبلغوں کو یہ مقصد مدنظر رکھ کر کھڑا ہونا چاہئے اور ہمیشہ اسی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 522-523)

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کی نصیحت

اس موقعہ پر مولانا شمس صاحب کو آپ کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے بھی چند نصائح فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی:

"قائم مقام پیدا کرنے کی ہر وقت کوشش کرنا۔اس کے واسطے کسی اچھے شخص کو منتخب کر کے اس سے خاص دوستی کرنا کہ اگر تمہارے جسم کو روح سے علیحدہ کیا جائے تو فوراً وہ روح دوسرے جسم کے ساتھ کام کرنے لگ جائے۔"

حضرت مولانا شمس صاحب فرماتے ہیں:

"میں نے حتّی الامکان اپنے استاد مرحومؓ کی ان ہدایات کو مدنظر رکھا اور شام کے علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا دوست عطا کر دیا (یعنی سید منیر الحصنی صاحب) جن کو مَیں نے اپنے استاد مرحومؓ کی ہدایت کے مطابق تیار کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اہل بھی ثابت ہوئے۔جب مجھے اچانک دمشق چھوڑ کر حیفا جانا پڑا تو انہوں نے دمشق میں لوائے احمدیت کو قائم رکھا اور سلسلہ کی تبلیغ کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی۔"

(رسالہ الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 18)

سفر دمشق کا ایک واقعہ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اپنے اس سفر کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"یکم جولائی کو بمبئی سے ہمارا جہاز روانہ ہوا اور 11/جولائی کو سویز پہنچا۔ جہاز میں بھی چند اصحاب سے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق گفتگو ہوئی جن میں سے تین عرب مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی انہیں بعض مسائل کے متعلق سمجھایا، اور مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی کتاب "الاستفتاء" اور "مواھب الرّحمن" سے ایک حصہ سنایا۔ان میں سے ایک عالم تھا وہ کہنے لگا: بہت عرصہ ہوا ہے احمد رضا خان بریلوی نے اس مدعی کے متعلق علماء مدینہ سے کفر کا فتویٰ طلب کیا تھا۔جو کچھ اس نے لکھا تھا اس بناء پر انہوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا۔مگر اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے خود مدعی کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔آپ کو یہ کتابیں ضرور وہاں بھیجنی چاہئیں۔ انہوں نے بہت اصرار کیا کہ یہ کتاب ضرور مجھے دے دیں مگر ہمارے پاس اس کا کوئی اور نسخہ نہیں تھا۔آخر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے عربی ترجمہ کی ایک کاپی دی گئی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے ضرور خط وکتابت جاری رکھیں۔

(الفضل 18/اگست 1925ء صفحہ 2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلد اوّل صفحہ 151-152)

اس عرب عالم کا مخالفین احمدیت کے حوالہ سے یہ جملہ کہ 'انہوں نے خود مدعی کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا'، بہت اہم ہے۔ بلاد عربیہ میں خصوصًا اور باقی دنیا میں عمومًا لوگوں کے پاس احمدیت کے بارہ میں معلومات کا مصدر جماعت کے مخالفین کی کتب ہیں جنہوں نے ایک دفعہ جھوٹ اور افتراء کی راہ سے غلط اور من گھڑت باتیں شائع کر دیں اس کے بعد انہی کتب سے لوگ نقل کرنے لگے اور کسی نے نہ تو اخلاقیات اور صحافتی اقدار کی پاسداری کی، نہ ہی تحقیق کے دیانتدارنہ طریق کو اپناتے ہوئے اس جماعت کی اصل کتب اور لٹریچر کے مطالعہ سے یا افراد جماعت سے رابطہ کر کے حق جاننے کی کوشش کی۔اس میں بھی کئی فوائد مضمر تھے۔

اوّل تو یہ کہ جب بظاہر بڑے بڑے علماء یوں نقل درنقل کے مرتکب ہوئے تو حقیقت معلوم ہونے پر ان کے علم کی قلعی بھی کھل گئی۔اور ان کی دیانتداری بھی لوگوں پر آشکار ہوگئی کہ ایک ایسا معاملہ جس میں ایک مدعی کی صداقت یا افتراء کا فیصلہ کرنا مقصود تھا اس میں انہوں نے متعصب لوگوں کی رائے کو بلا تحقیق اپنا لیا اور اس صادق اور معصوم کے کفر کے مرتکب ہوئے۔

دوسرا یہ کہ جب ایسے افراد جنہوں نے ان نام نہاد علماء کی زبانی احمدیت سے منسوب عجیب وغریب خرافات اور نہایت غلط خبریں سن رکھی تھیں جب خود انہیں سلسلہ کی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا تو یکدم انکی کایا پلٹ گئی اور وہ احمدیت کی گود میں آ گئے۔

لہذا ہمیں تبلیغ کے سلسلہ میں اس امر کو بطور خاص یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور آپؑ کے کلام میں جو تاثیر ہے وہ ہماری کسی دلیل میں نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ لوگوں کو امام الزمان کا کلام پڑھنے کو دیں کیونکہ یہ کلام بذات خود ایک معجزہ ہے۔آج اللہ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی رہنمائی میں عربی زبان میں بہت مفید لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب بھی شائع ہورہی ہیں۔اور انٹرنیٹ پر بھی یہ سارا مواد دستیاب ہے۔ احباب کو چاہئے کہ یہ کتب خریدیں اور عربوں میں تبلیغ کے لئے انہیں استعمال کریں۔

دمشق کا پہلا احمدی

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دمشق پہنچتے ہی تبلیغی مہمات شروع کر دیں اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کوششوں کو پھل لگنے شروع ہوئے۔

ابدال الشام میں سے سب سے پہلے حضرت السید محمد سعید الشامی الطرابلسی صاحبؓ (جو کہ بیروت کے علاقہ سے تھے) کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے کے واقعہ کی طرح شام کے علاقہ دمشق کے پہلے احمدی کا واقعہ بھی نہایت ایمان افروز ہے۔

دمشق کے پہلے احمدی مکرم مصطفیٰ نویلاتی صاحب تھے۔ آپ علوی شیعہ تھے۔ آپ کے والد صاحب ایک عارف باللہ انسان تھے۔ان کا اندازہ تھا کہ امام مہدی کا ظہور کسی مشرقی ملک میں ہو چکا ہے۔چنانچہ وہ اپنے بعض ہم خیال دوستوں کے ساتھ امام مہدی کی تلاش میں ایران، عراق اور افغانستان کے علاقوں تک بھی گئے، لیکن انہیں امام مہدی کے بارہ میں کوئی خبر نہ مل سکی۔ مصطفیٰ نویلاتی صاحب کے والد صاحب کی امام مہدی سے ملاقات کی امید جب دم توڑنے لگی اور موت کا احساس دامنگیر ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے مصطفیٰ نویلاتی صاحب کو بلایا اور انہیں چند سونے کی اشرفیاں دیں اور کہا کہ جب تم امام مہدی سے ملو تو انہیں میری طرف سے یہ اشرفیاں بطور چندہ دینا۔

جب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس دمشق تشریف لائے تو مصطفیٰ نویلاتی صاحب وہ پہلے شخص تھے جو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے والد کی دی ہوئی اشرفیاں مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حوالے کر دیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 252۔ سلسلہ احمدیہ صفحہ 378-379۔ مقالات ورود أحمدية از نذیر مرادنی صفحہ 25-26۔ مکرم طٰہٰ قزق صاحب آف اردن کی بلاد شام میں احمدیت کے بارہ میں غیر مطبوعہ یادداشتیں)

ایک پُر ملال اتفاق

یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج کل (آخر اگست 2008ء) جب کہ خاکسار دمشق کے پہلے احمدی مکرم مصطفیٰ نویلاتی صاحب کے قبول احمدیت کا واقعہ لکھ رہا تھا تو یہ المناک خبر ملی ہے کہ ان کے داماد مکرم سامی قزق صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہاں دل چاہتا ہے اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ پر عمل کرتے ہوئے مکرم سامی قزق صاحب کی سیرت کے چند واقعات بھی اس مضمون کی زینت بنا دیئے جائیں۔

سامی قزق صاحب کا ذکر خیر

مکرم سامی قزق صاحب فلسطین کے ایک مخلص احمدی مکرم خضر قزق صاحب کے بیٹے تھے۔نوجوانی سے ہی محنت اور جدوجہد اور ترقی کا جذبہ آپ کا طرہ رہا تھا۔شادی کے بعد آپ کام کی تلاش میں لیبیا چلے گئے اور وہاں پر منی ایکسچینج کا کام کرتے رہے۔اس کاروبار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت مال ودولت وثروت سے نوازا۔ آخر جب کام ختم کر کے واپس دمشق آئے تو مال ودولت کی ریل پیل تو آپ کے ہمراہ آئی لیکن دینی طور پر آپ کو محسوس ہوا کہ آپ اپنے گھر میں اکیلے ہیں۔ بیوی جو کہ شام کے مخلص ترین شخص کی بیٹی تھی کا احمدیت کے ساتھ کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ اور اس کی عدمِ تربیت کی وجہ سے تمام اولاد بھی غیر احمدی ہونے کی حیثیت میں پروان چڑھی تھی۔سامی قزق صاحب کی کوششوں اور تمناؤں کے باوجود وہ اپنی ڈگر پر قائم رہے۔اس بات کا غم انہیں آخری عمر تک رہا اور کئی دفعہ یہ ذکر کر کے بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ افسوس، مَیں اپنے گھر میں اکیلا احمدی ہوں۔

خاکسار 1994ء میں جب عربی زبان کی تعلیم کے لئے دمشق پہنچا تو ائیر پورٹ سے جس گھر میں ہمیں لایا گیا وہ گھر مکرم سامی قزق صاحب کا تھا۔محلّہ رکن الدین میں واقع یہ گھر مسجد صلاح الدین کے قریب ایک عمارت کی تیسری منزل پر تھا۔گو کہ یہ فلیٹ 15 سے 20 ہزار سیرین لیرہ کے ماہوار کرائے پر چڑھ سکتا تھا لیکن محض خدمت کی نیت سے سامی قزق صاحب سلسلہ کے مبلغین کی رہائش کے لئے اس فلیٹ کا کرایہ صرف سات یا آٹھ ہزار لیتے تھے۔اکثر ہمارے پاس آ کر بیٹھتے اور چائے پیتے تو یہ کہا کرتے تھے کہ مَیں آپ کے پاس بیٹھنے میں ایک عجیب سکون پاتا ہوں۔

ان کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ہمیں کہا کرتے تھے کہ میری کار کے دو پہیے میرے ہیں باقی دو پہیے آپ کے

ہیں۔لہذا کہیں بھی جانا ہوتو مجھے کہا کریں۔ بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا کرتے تھے اور اس کی ایک جھلک اس واقعہ سے ملتی ہے۔دمشق میں سلنڈر والی گیس استعمال ہوتی تھی اور دن میں کئی بار گیس بیچنے والے گلی محلوں سے آواز لگاتے ہوئے گزرتے تھے تا جسے ضرورت ہو اپنے دروازے پر گیس کا سلنڈر لے لے۔لیکن ظاہر ہے یہ سلنڈر کچھ مہنگا ہوتا تھا۔یہی سلنڈر اگر گیس سٹیشن سے خریدا جاتا تو کم وبیش بیس فیصد سستا ملتا تھا لیکن سلنڈر گھر تک لانا خریدنے والے کی ذمہ داری ہوتا تھا۔اس بارہ میں محترم سامی قزق صاحب نے ہمیں کہا کہ آپ سلنڈر ہمیشہ گیس سٹیشن سے ہی خریدا کریں۔ایک تو وہاں سے سستا ملتا ہے دوسرا اس میں گیس بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔اور ہاں جب بھی آپ کو سلنڈر کی ضرورت ہو آپ مجھے فون کر کے بلا لیا کریں تا کہ ہم گاڑی پر رکھ کے لے آیا کریں۔

گو کہ جماعت احمدیہ شام بڑی پرانی جماعت ہے لیکن ایک لمبے عرصہ تک جماعت پر حکومتی پابندی کی وجہ سے جہاں مرکز سے رابطہ کا فقدان تھا وہاں جماعت کے افراد کا باہمی رابطہ بھی نہ ہونے کے برابر تھا حتیٰ کہ بعض نوجوانوں کو پرانے احمدیوں کا علم بھی نہ تھا، یا انکے صرف نام سنے ہوئے تھے لیکن ملاقات کبھی نہ ہوئی تھی۔گو کہ ہمارا وہاں پر قیام صرف تعلیم کی غرض سے تھا اور حکومت کے بعض قوانین کی وجہ سے ہم غیر از جماعت احباب کو تبلیغ تو نہیں کر سکتے تھے تاہم ہمارا گھر نئے پرانے احمدیوں کے لئے ملنے کی جگہ بن گیا۔یوں جماعت کا باہمی رابطہ بحال ہوا۔

بعد ازاں ہم نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے احباب کو تیار کرنا شروع کیا۔چنانچہ 1996ء کے جلسہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے تین افراد پر مشتمل ایک وفد شام سے بھی روانہ ہوا، ان میں سے ایک مکرم سامی قزق صاحب تھے۔جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے دیگر عرب احباب کی طرح ان تین شامی احمدیوں کے ساتھ بھی نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا، جس نے ان کی کایا بدل دی۔چنانچہ جب محترم سامی قزق صاحب واپس دمشق تشریف لائے تو ایک عجیب پرجوش انداز میں کہنے لگے: خدا کی قسم مجھ پر حرام ہے کہ آج کے بعد مکان کے کرائے کے طور پر مَیں آپ سے ایک پیسہ بھی وصول کروں۔ مجھے تو جماعت کا پتہ ہی اب چلا ہے۔اس کے بعد ہم ان کے فلیٹ میں 2000ء تک رہے لیکن انہوں نے ہم سے کبھی کرایہ نہ لیا۔

اسی سال ہم چار مبلغین کو دمشق یونیورسٹی میں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں آٹھ ہزار ڈالر کی خطیر رقم کی فوری ضرورت پڑ گئی، اور اس کے لئے ہمارے پاس صرف ایک دن تھا۔متعدد احباب سے رابطہ کرنے کے بعد جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فوراً کہا کہ چار ہزار ڈالرز کے برابر رقم تو میرے گھر میں موجود ہے باقی کل صبح بینک سے نکلوا دوں گا۔چنانچہ اگلے دن ہمیں وقت پر مطلوبہ رقم مل گئی۔بعد میں جب مرکز سے ہمارے اکاؤنٹ میں یہ رقم ٹرانسفر ہوئی تو ہم نے محترم سامی قزق صاحب کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ وہ اپنی رقم ڈالرز میں لینا پسند کریں گے یا سیرین کرنسی میں؟انہوں نے جواب دیا: میں نے تو آپ سے کوئی رقم نہیں لینی۔ میں نے تو وہ رقم مسجد بیت الفتوح میں چندے کے طور پر دی تھی۔

محترم سامی قزق صاحب کی سیرت کے ان چند واقعات کے یہاں ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے کہ قارئین کرام جہاں اس مخلص احمدی کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں وہاں یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی اہلیہ اور اولاد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

مکرم سامی قزق صاحب کے ذکر خیر کے بعد اب ہم دوبارہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کی دمشق میں تبلیغی مساعی کے تذکرہ کی طرف عود کرتے ہیں جو دمشق میں نہایت تندہی اور محنت کے ساتھ پیغام حق پہنچا رہے تھے کہ اس دوران نومبر 1925ء میں دُرزیوں نے تحریک آزادی کا علم بلند کر دیا۔

(باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کے زیر اہتمام

تین روزہ نمائش کا انعقاد

رپورٹ: چوہدری توصیف احمد قمر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کو مورخہ 9،10،11 مئی کو راوینہ (Ravenna) شہر میں بک سٹال اور نمائش کا انعقاد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی (راوینہ شہر اٹلی کے وسط میں واقع ہے اور اس کی آبادی 160000 نفوس پر مشتمل ہے۔یہ شہر ساحل سمندر پر واقع ہے۔اس وجہ سے نیز اس کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر سارا سال یہاں سیاح آتے رہتے ہیں۔راوینہ 425ء میں رومن سلطنت کا دارالحکومت تھا اور یہاں سے شمالی یورپ کے علاقوں میں امور سلطنت چلائے جاتے تھے۔ یہاں اٹلی کی اہم بندرگاہ بھی ہے۔اس کے علاوہ یہ خدام الاحمدیہ اٹلی کا مرکز ہے)۔یہ نمائش خلافت جوبلی کے سلسلہ میں تبلیغ کی غرض سے لگائی گئی تھی۔قبل ازیں خدام الاحمدیہ اٹلی نے اسی شہر میں اسی طرز کا ایک بک سٹال ستمبر 2007ء میں بھی لگایا تھا۔لیکن یہ نمائش منفرد اہمیت کی حامل تھی۔ یہ اطالوی آئین کی ساٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر ہونے والے میلے (Festival) میں منعقد ہوئی۔جہاں اور بھی کئی تنظیموں نے اپنے اپنے سٹال لگائے تھے۔اس میلے کے انتظامات راوینہ کی مقامی حکومت نے کئے تھے۔(نمائش کا وقت ہر روز شام 4 بجے رات سے 12 بجے تک تھا)۔

بک سٹال پر آویزاں بینرز اور پوسٹرز پر اٹالین میں ''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْح جَآءَ المسیح'' اور'' محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''وغیرہ لکھا تھا جو لوگوں کے لئے کافی کشش کا باعث تھا۔سٹال پر کافی زبانوں میں کتب اور تعارفی لٹریچر موجود تھا۔اس کے علاوہ کمپیوٹر کے ذریعہ مختلف پروگرام دکھانے اور سنانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا جن میں بطور خاص عرب دوستوں کے لئے'' الحوار المباشر'' کی ریکارڈنگز قابل ذکر ہیں۔اس کے علاوہ قصیدے اور نظموں کے ساتھ دکھائے جانے والے مناظر بھی لوگوں کے لئے دلچسپ ثابت ہوئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی بڑے سائز کی تصاویر بھی لوگوں کو راغب کرتی رہیں کیونکہ اکثر عرب اور افریقن لوگ ایم ٹی اے کی وساطت سے ان پُرنور چہروں سے شناسا تھے۔

مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے کم وبیش 500 افراد نے بک سٹال پر آ کر معلومات حاصل کیں اور مختلف پمفلٹس تقریباً 875 کی تعداد میں حاصل کئے۔بعض نے کتب بھی خریدیں اور کچھ نے عربی پروگرام'' الحوار المباشر '' کی ریکارڈنگ ہیڈفونز کے ذریعہ سنی۔اس موقعہ پر خلافت جوبلی کی خوشی میں بک سٹال پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں چاکلیٹس وغیرہ پیش کی جاتی رہیں۔

سب سے زیادہ دلچسپی کا اظہار اطالوی لوگوں نے کیا اور سب سے زیادہ لٹریچر اطالوی زبان میں حاصل کیا گیا۔ اس کے بعد عربی اور فرنچ زبان میں لٹریچر کی مانگ زیادہ تھی۔اطالوی لوگ بڑی دلچسپی سے جماعت کے متعلق تفصیلات پوچھتے رہے۔

یہاں عربوں کی مسجد جس کے امام کا تعلق تیونس سے ہے، نے عرب کلچر کو متعارف کرانے کے لئے ایک خیمہ لگا کر اس کے اندر اپنے رہن سہن کو دکھایا تھا۔یہ امام مسجد بھی سٹال پر آئے اور اختلافی مسائل پر بحث کرتے رہے اور رابطہ رکھنے کا وعدہ کر کے گئے۔لیکن اپنے خیمہ میں آنے والے ہر شخص کو جماعت کے سٹال سے دور رہنے کا کہتے رہے لیکن پھر بھی بہت لوگ آئے۔ ان صاحب کی اس کوشش سے جو لوگ احمدیت کے نام سے بھی واقف نہ تھے ان کو بھی علم ہو گیا کہ احمدیت کیا ہے۔دو اطالوی مسلمان عورتیں عربی لباس میں ملبوس سٹال پر تشریف لائیں۔انہوں نے بتایا کہ وہ مسلمان ہیں اور چونکہ ان کا رابطہ عربوں کی مسجد کی انتظامیہ سے تھا اور وہ عرب خیمہ سے ہو کر آ رہی تھیں مذکورہ امام مسجد نے ان کو بھی احمدیت سے دُور رہنے کی تلقین کی تھی اس لئے وہ جاننا چاہتی تھیں کہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ احمدیوں کا کیا اختلاف ہے۔ان کو اطالوی زبان میں لٹریچر دیا گیا۔انہوں نے بتایا کہ مقامی اخبارات میں جماعت کی طرف سے حال ہی میں شائع ہونے والے مضامین جن میں اسلام کی پرامن تعلیم بیان کی گی تھی ان کو بہت پسند آئے تھے۔اور ان مضامین کو دیکھ کر تو احمدیوں کی اسلام سے محبت پر اعتراض کرنے کی جرات نہیں ہونی چاہئے۔

نمائش کی سب سے اہم بات راوینہ شہر کے مئیر Sig.Fabrizio Matteucci کی بک سٹال پر آمد تھی۔ وہ مورخہ 10 رمئی کو سٹال پر تشریف لائے اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں، خدام سے ملے اور خوشی کا اظہار کیا۔اس کے علاوہ جماعت کے دیرینہ دوست کونسلر Sig.Ilario Farabegoli بھی تشریف لائے اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔

اس میلے کے مہمان خصوصی ایک امریکی شاعر اور ادیب Mr Lance Henson تھے۔یہ امریکہ میں آباد ریڈ انڈینز کے قبیلہ Cheyenne سے تعلق رکھتے ہیں۔یہ خود کو ریڈ انڈینز کے ترجمان اور نمائندہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ان کی بیسیوں کتب مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔یہ صاحب بھی بک سٹال پر آتے رہے۔انہوں نے بتایا کہ جہاد کے متعلق انہوں نے جماعت کا جو مؤقف پڑھا ہے وہ بڑا شاندار ہے اور وہ اس نظریہ کو امریکن سکولوں میں پڑھائی جانے والی بچوں کی کتب میں متعارف کروائیں گے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

جماعت احمدیہ گنی کوناکری کے زیر اہتمام

جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: طاہر محمود عابد ۔ مبلغ سلسلہ گنی کوناکری)

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گنی کوناکری میں جماعت احمدیہ کو 23 رمارچ 2008ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کی توفیق ملی۔اس جلسہ میں گنی میں متعین سیرالیون کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر محمد ساکو صاحب (Dr. Muhammad Saaccoh) بھی شامل ہوئے۔

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت صبح سے ہی مشن ہاؤس آنا شروع ہو گئے اور دس بج کر تیس منٹ پر باقاعدہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد عزیزم انصر محمود نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔اس کے بعد ڈاکٹر محمد ساکو صاحب نے افتتاحی خطاب کیا اور کہا کہ یہ احمدیہ مسلم جماعت کا امتیاز ہے کہ انہوں نے اسلام کی صحیح تصویر افریقہ میں رہنے والے مسلمانوں کو دکھائی اور آج جو جماعت اسلام اور آنحضرت ﷺ کی خدمت صحیح رنگ میں دنیا میں اور خصوصاً افریقہ میں کر رہی ہے وہ احمدیہ مسلم جماعت ہے۔

اس کے بعد عزیز اظہر محمود نے آنحضرت ﷺ کا بچوں پر احسان کے موضوع پر تقاریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کا بچوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپؐ نے ان کی تربیت پر بہت زور دیا اور ان کی عزت قائم فرمائی۔

بعدہٗ خاکسار نے'' آنحضرت ﷺ تمام بنی نوع کے لئے بہترین نمونہ ہیں'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے چند واقعات بیان کئے اور اور بتایا کہ آپؐ کی پیروی کرنے سے نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان بنا جاسکتا ہے اور یہ کہ آپؐ ہی کی قوت قدسیہ تھی کہ آپؐ نے ایک ایسی قوم کو جو ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق تھی، ایسا منور کیا کہ وہ چمکتے ہوئے ستارے بن گئے اور آج بھی آپؐ کی پیروی کے نتیجہ میں یہ تمام مدارج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔کیونکہ آپ ﷺ ایک زندہ نبی ہیں اور آپؐ کے فیضان تا قیامت جاری رہیں گے۔

اس جلسہ میں کل 50 مرد وزن نے شرکت کی۔جلسہ دوپہر دو بجے تک جاری رہا جس کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔الحمدللہ علی ذلک۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی کامیابی گنی کوناکری کے لئے بابرکت کرے اور بہتوں کی رہنمائی کا موجب ہو۔آمین

❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے تقویٰ میں ترقی، ان کی روحانیت میں اضافہ، انہیں اپنے قرب سے نوازنے اور انہیں دعاؤں کی قبولیت کے طریق اور حقیقت بتانے کے لئے ایک تربیتی کورس کے طور پر یہ روزے فرض فرمائے ہیں۔

وہ دعا سب سے اہم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے اور ان میں سب سے اوّل دعا اس کے دین کے غلبہ کی دعا ہے۔ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کی دعا ہے۔ یہ دعائیں ایسی ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والی دعائیں ہیں۔

آج کل جماعت کو بھی مختلف جگہوں پر جو حالات پیش آ رہے ہیں، اس حوالے سے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو، اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 5 رستمبر 2008ء بمطابق 5 رتبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ ۔ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔

(سورة البقرہ :184-187)

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے:

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں` پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایّام میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

آج کل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں سے گزر رہے ہیں اور یہ مہینہ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، روزوں کا مہینہ ہے اور جیسا کہ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان سے واضح ہے کہ یہ روزے بغیر کسی مقصد کے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے تقویٰ میں ترقی، ان کی روحانیت میں اضافہ، انہیں اپنے قرب سے نوازنے اور انہیں دعاؤں کی قبولیت کے طریق اور حقیقت بتانے کے لئے ایک تربیتی کورس کے طور پر یہ روزے فرض فرمائے ہیں۔

پہلی آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزے اس لئے فرض ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو یعنی ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ (جامع ترمذی ۔ باب ما جاء فی فضل الصوم)۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے روزے کو اپنی ڈھال بناؤ گے تو خدا تعالیٰ خود تمہاری ڈھال بن جائے گا۔ اور نہ صرف بڑے بڑے گناہوں سے بچائے گا بلکہ ہر قسم کے چھوٹے گناہوں سے اور چھوٹی چھوٹی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ ہر شر سے بھی بچو گے اور نیکیاں کرنے کی توفیق بھی پاؤ گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان تمام شرائط کا بھی پابند رکھو جو روزے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور ہر عضو بھی روزہ رکھے۔ یعنی ڈھال فائدہ مند تبھی ہوگی جب اس کا استعمال بھی آتا ہوگا۔ صرف روزہ رکھنا، تقویٰ کے معیار حاصل نہیں کروا دے گا بلکہ اس کے لئے اپنے آپ کی تربیت بھی کرنی ہوگی، اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا،

اپنے آپ کو ڈسپلنڈ (Disciplined) کرنا ہوگا، ان شرائط کا پابند کرنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے رکھی ہیں۔ جیسا کہ اگلی دو آیات سے بھی ظاہر ہے کہ مریض یا مسافر ہونے کی حالت میں روزہ جائز نہیں ہے بلکہ ایسی حالت میں روزہ نہ رکھنے اور دوسرے دنوں میں پورا کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے میں ہے نہ کہ فاقہ کرنے میں۔ پھر قرآن کریم کا پڑھنا، اس کے احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور بے شمار احکامات ہیں جو قرآن کریم میں درج ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر ونواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ پس تقویٰ کا حصول اس ڈھال کے پیچھے آنا ہے جو روزے کی ڈھال ہے اور جو دراصل خدا تعالیٰ کی ڈھال ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ روزے کی جزا مَیں خود ہوں۔ یہ حدیث قدسی ہے یعنی وہ حدیث جو آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان فرمائی ہے۔ (جامع ترمذی۔باب ما جاء فی فضل الصوم)

پس اس ڈھال کا فائدہ تبھی ہوگا جب روزہ میں نفس کا مکمل محاسبہ کرتے ہوئے کانوں کو بھی لغو اور بری باتوں سے انسان محفوظ رکھے۔ ہر ایسی مجلس سے اپنے آپ کو بچائے جہاں دین کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا ہو رہا ہو، دین کی باتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہو۔ جہاں ایسی مجالس ہوں جن میں دوسروں کی، اپنے بھائیوں کی چغلیاں اور بدخوئیاں ہو رہی ہوں۔ اپنی آنکھ کو ہر ایسی چیز کے دیکھنے سے محفوظ رکھے جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً مَردوں کو غض بصر کا حکم ہے۔ یعنی عورتوں کو نہ دیکھنے کا حکم ہے۔ عورتوں کو مردوں کو نہ دیکھنے کا حکم ہے۔ فضول اور لغو فلمیں جو آج کل وقت گزاری کے لئے دیکھی جاتی ہیں ان سے بچنے کا حکم ہے۔ ان دنوں میں یعنی روزے کے دنوں میں رمضان کے مہینے میں یہ عادت پڑے گی تو امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ زندگی میں بھی روزوں سے فیض پانے والے ان چیزوں سے بھی بچتے رہیں گے۔

پھر زبان کا روزہ ہے۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے کسی کو بُرے الفاظ نہ کہو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ تبھی تو دوسری جگہ ایک حدیث میں یہ حکم بھی ہے کہ اگر تمہیں روزے کی حالت میں کوئی برا بھلا کہے یا سخت الفاظ سے مخاطب ہو یا لڑائی کرنے کی کوشش کرے تو اِنِّی صَآئِمٌ کہہ کے چپ ہو جاؤ اور جواب نہ دو۔ (بخاری کتاب الصوم) یعنی مَیں تو روزہ دار ہوں، تم جو بھی کہو، مَیں تو کیونکہ اس تربیتی کورس میں سے گزر رہا ہوں جہاں ہر عضو کا روزہ ہے اور مَیں تمہیں جواب دے کر اپنا روزہ مکروہ نہیں کرنا چاہتا۔

اسی طرح ہاتھ کا روزہ ہے، کوئی غلط کام ہاتھ سے نہ کرو۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ کسی دوسرے کے لئے بھی کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہو، یا غلط کام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے غلط کہا ہو۔ اب اگر کوئی سؤر نہ بھی کھاتا ہو لیکن دوسرے کو کھلاتا ہے تو یہ نافرمانی ہے اور غلط کام ہے۔ شراب نہیں بھی پیتا لیکن دوسرے کو پلاتا ہے تو یہ بھی گناہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تو پلانے والے پر بھی لعنت بھیجی ہے۔ پس روزہ ڈھال اُس وقت بنے گا، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا انسان اس وقت ہوگا، جب ان پابندیوں کو بھی اپنے اوپر لاگو کرے گا جو خدا تعالیٰ نے ایک مومن پر روزہ کی حالت میں لگائی ہیں۔ وہ ٹریننگ حاصل کرے گا جس کی وجہ سے ڈھال کا صحیح استعمال آئے گا۔ ورنہ روزہ رکھنا تو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ یہ تو خود کو بھی دھوکہ دینے والی بات ہوگی اور خدا تعالیٰ کو بھی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمام لوازمات کے ساتھ روزہ نہیں رکھا جاتا، تمام اُن پابندیوں کا خیال نہیں رکھا جاتا جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور تمام اُن باتوں کو نہیں کیا جاتا جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو تمہارے بھوکا رہنے کی خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)۔ پس ہم نے ان دنوں میں یہ ٹریننگ لینی ہے کہ اپنے آپ کو اُن پابندیوں میں جکڑنا ہے اس لئے تا کہ خدا تعالیٰ پھر ہمیں تمام اوامر ونواہی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا کہ ہمارے ان اعمال سے وہ راضی ہو جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور وہ ہمیشہ ہماری ڈھال بن کر رہے اور جس طرح دشمن کے ہر حملے سے اپنے خاص بندوں کو محفوظ رکھتا ہے، ہمیں بھی بچائے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ جو رمضان کا مہینہ ہے، جو روزہ رکھنے کے دن ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ ان دنوں میں میری خاطر، میری رضا کے حصول کی خاطر، صرف ناجائز چیزوں سے ہی نہیں بچنا بلکہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ کو تو ایک خاص کوشش سے معمولی سے بھی ناجائز کام سے بچا کر رکھنا ہے۔ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک مجاہدہ تو کرنا ہی ہے لیکن جائز چیزوں سے بھی بچنا ہے۔ ایک ایسا جہاد کرنا ہے جس سے تمہارے اندر صبر اور برداشت پیدا ہو اور ڈسپلن پیدا ہو۔ پھر یہ مجاہدہ ایسا ہوگا جو تمہاری روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ کا قرب دلانے کا ذریعہ بنے گا، دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنے گا۔

یہ جو آخری آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکامات کے ساتھ ان کے بعد بیان فرمایا ہے بلکہ اس آیت کے بعد بھی روزہ سے متعلقہ احکام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکامات اور ان کی تفصیلات کے ساتھ اس آخری آیت میں جو میں نے تلاوت کی اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا اعلان فرمایا اور یہ اعلان فرمانا اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ میری طرف آنے کے لئے جب تم رمضان کے مہینہ سے فیض اٹھانے کی کوشش کرو گے تو سن لو کہ یہ عبادت ایسی ہے جس کی جزا مَیں ہوں، اور جزا دینے کے لئے مَیں تمہارے بالکل قریب آچکا ہوں۔ پس اگر میرے بندے میری اس بات پر عمل کرتے ہوئے جو کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں، ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نہ صرف آنے کی توفیق بخشتا ہے بلکہ ایسے آنے والے کو پکڑنے کے لئے خود بھی اس کے قریب ہو جاتا ہے جو اس کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور روزہ جس کی جزا خدا تعالیٰ خود ہے اس کا مجاہدہ کرنے والے کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے اِنِّی قَرِیْبٌ کہہ کر خود ہی قریب ہونے کا اعلان فرما دیا۔

ایک دفعہ ہر بات سے بے پرواہ ایک عورت اِدھر سے اُدھر بھاگتی پھر رہی تھی اور جو بچہ دیکھتی تھی اسے اپنے سینے سے لگا لیتی تھی اور پیار کر کے اس کو دیکھ کر چھوڑ دیتی تھی۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ اُس عورت کا یہ عمل دیکھ رہے تھے وہ عورت اپنے گمشدہ بچے کی تلاش میں تھی۔ آخر جب اسے بچہ مل گیا تو سینے سے لگا کر وہیں پر بیٹھ گئی اور پیار کرنے لگی اور ایک سکون اس کے چہرے پر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنے صحابہ سے فرمایا کہ جس طرح یہ عورت بے چینی سے اپنے بچے کی تلاش کر رہی تھی اور تمام قسم کے خطرات سے لاپرواہ ہو کر اس کی تلاش میں تھی کیونکہ وہ جگہ میدان جنگ تھی اور پھر جب بچہ مل گیا تو پر سکون ہو کر اسے لاڈ کرنے لگ گئی اور وہیں بیٹھ گئی، اور خوشی سے بے حال ہوئی جا رہی تھی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی طرف آنے اور نیکیوں کی راہ اختیار کرنے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ ماں خوش ہو رہی ہے۔

پس جب ایسا پیار کرنے والا ہمارا خدا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اُس کی طرف آنے کے لئے اس کے احکامات پر عمل نہ کریں۔ ایک ماں تو ایک بچے کی چند عارضی ضروریات کا خیال رکھنے والی ہے اور وہ بھی اپنے محدود وسائل کے لحاظ سے۔ ہمارا خدا جو رب العالمین ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جو تمام کائنات کا مالک ہے، جو لامحدود خزانوں اور طاقتوں کا مالک ہے، وہ جب اپنے بندے سے خوش ہو کر اُسے اپنے ساتھ چمٹاتا ہے تو پھر وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا۔

پس یہ روزے اس کا قرب پانے کا ذریعہ ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔ پس ان دنوں میں ہمارا کام ہے کہ پہلے سے بڑھ کر چلِاّ چلِاّ کر، گڑگڑا کر اپنے ربّ کو پکاریں۔ لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف اپنے ذاتی مفاد اور مقاصد کے لئے بوقت ضرورت اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اسے نہیں پکارنا بلکہ اپنی پکار میں اس کی رضا کو شامل رکھنا ہے۔ اور اس کی رضا کیا ہے؟ فرماتا ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ ۔ پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں، اللہ تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنا اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور ایمان لانا، ایمان میں ترقی کرنا ہے۔ مومن کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھنا چاہئے۔

ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (النساء:137) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ پس صرف منہ سے ایمان لانا، یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لائے کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا اللہ اور رسول پر ایمان بڑھتا چلا جائے۔ ہر روز ترقی کی طرف قدم اٹھتا چلا جائے۔ اور جب یہ صورت ہوگی تب ہی کامل ایمان کی طرف بڑھنے والا ایک مومن کہلا سکتا ہے اور اس کے لئے مسلسل مجاہدے کی ضرورت ہے اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے عبادتوں کا بھی حکم دیا ہے تا کہ یہ مجاہدہ جاری رہے اور تقویٰ میں ترقی ہوتی رہے۔ اور ہر سال روزہ بھی، رمضان کا مہینہ بھی اس مجاہدے اور ایمان میں ترقی کی ایک کڑی ہے۔

پس ان دنوں میں ہر مومن کو اس سے بھرپور فیض اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ ایمان میں ترقی ہے اور ایمان میں ترقی کا معیار دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی کہ اگر خالص ہو کر میرے حضور آؤ گے، روزے بھی میری خاطر ہوں گے، کوئی دنیا کی ملونی اس عبادت میں نہیں ہوگی، خالص میری رضا کا حصول ہوگا تو فرمایا اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے اور یہ پکار اسی وقت سنی جائے گی جب ایمان میں ترقی کی طرف کوشش ہوگی۔ ترقی کی طرف قدم بڑھیں گے گویا دعاؤں کی قبولیت اس وقت ہوگی جب ایمان میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں گے اور ایمان میں ترقی اس وقت ہوگی جب خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی اور اس کی عبادت کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے، پس مَیں بہت ہی قریب ہوں۔ مَیں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو، مَیں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور

ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا، مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جاوے گی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی کوئی ہستی ہے بھی؟ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں۔ یا دیدار یا گفتار''۔ یا دیکھ لیں یا بات کر لیں۔ ''پس آج کل کا گفتار قائمقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس کے سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی''۔(الحکم۔ جلد 8 نمبر 38-39 مورخہ 10-17 نومبر 1904۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃالبقرۃ آیت 187)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ یہ درمیانی پردے اور حجاب ہٹانے کی کوشش کریں۔ اس کے قریب تر آنے کی کوشش کریں۔ یہ نہ ہو کہ رمضان میں تو قریب آنے کی کوشش ہو اور پھر اس کے بعد فاصلے اتنے بڑھ جائیں کہ وہ پردے اور حجاب پھر راستے میں حائل ہو جائیں اور اگلے سال پھر نئے سرے سے مجاہدے کی کوشش ہو۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ پردے اٹھانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے تاکہ قبولیت دعا کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں اور اس کے لئے وہ دعا سب سے اہم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے اور ان میں سب سے اوّل دعا اس کے دین کے غلبہ کی دعا ہے۔ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کی دعا ہے۔ یہ دعائیں ایسی ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والی دعائیں ہیں اور جب ایک مومن خدا تعالیٰ کے دین کا درد رکھتے ہوئے اس کے لئے دعائیں کر رہا ہو تو خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے بندے کی ذاتی ضروریات کا بھی خیال رکھتا ہے اور خود پوری فرماتا ہے۔

پس آج کل یہ دعائیں ہر احمدی کو بہت زیادہ کرنی چاہئیں جو اس کے دین کے غلبہ کی دعائیں ہوں، جو جماعت کے ہر فرد کے ایمان پر قائم رہنے کی دعا ہو۔ آج رمضان کا پہلا جمعہ ہے۔ یہ دن بھی بابرکت ہے اور یہ مہینہ بھی بابرکت ہے۔ یعنی قبولیت دعا کے دو موقعے جمع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو پکارنے کے دو موقعے میسر آ گئے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن، جمعہ کے وقت ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہوتی ہے۔ (مسلم کتاب الجمعة باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة)

پھر یہ بھی آتا ہے کہ عصر سے مغرب تک ایسا وقت ہوتا ہے، کوئی وقت ایسا آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پس آج کے دن اس برکت سے بھی فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ عصر سے مغرب تک نوافل کا تو وقت نہیں ہوتا لیکن ذکر الٰہی ہے، اور دوسری دعائیں ہیں جو انسان کر سکتا ہے۔ مسنون دعائیں ہیں یا اپنی زبان میں دعائیں ہیں، یہ مانگنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور ہم قبولیت دعا کے نظارے دیکھ سکیں۔ آج کل جماعت کو بھی مختلف جگہوں پر جو حالات پیش آ رہے ہیں، اس حوالے سے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں ہر قسم کی مشکلات سے نکالے گا اور خدا تعالیٰ کا قرب عطا فرمائے گا اور قبولیت دعا کے نظارے ہم دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر اور التزام سے یہ دعا کریں کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے سامان ہماری زندگیوں میں پیدا فرمائے۔ ہم بہت کمزور ہیں، ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ ہماری غفلتوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ہمیں اپنے قرب کے راستے دکھائے۔ ہمارے لئے اپنی رضا کا حصول ہمارا مقصود بنا دے اور یہ مقصد ہم حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ ہم بہت کمزور ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدہ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ کہ رعب سے تیری مدد کی گئی، سے ہم بھی حصہ لینے والے ہوں تاکہ دشمن پر مسیح موعود کے رعب کے نظارے ہم ہر وقت دیکھتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ آپؑ کی ذات سے ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گا۔ اور آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ کہ جو لوگ تجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ ہم ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دشمنوں نے جو بھی مذاق اڑانے یا ٹھٹھا کرنے کی کوشش کی تو دشمن کا جو انجام ہوا اس کے نظارے ہم نے دیکھے بھی اور سنے بھی۔ لیکن ہمیں یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وعدے کے پورے ہونے کے دن کہیں آگے نہ چلے جائیں۔ ہماری کمزوریاں دشمن کو استہزاء کا موقع نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہمیں اپنے جلال اور عظمت کے نظارے دکھائے۔ آنحضرت ﷺ کی عظمت وعزت کو ہم جو مسیحِ محمدی کے غلام ہیں، ہمیں حقیقی غلاموں کا نمونہ بناتے ہوئے ہماری زندگیوں میں دنیا کے ہر شہر اور ہر گلی میں قائم ہوتا ہوا دکھائے۔ ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں، ہماری سستیاں کبھی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دُور نہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہمارے کمزور جسموں کو وہ طاقت عطا فرمائے جس سے ہم اس کے دین کی عظمت کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح قائم فرما دے جس طرح اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں اور جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور ایسا عمل جو تیری محبت کے حصول کا ذریعہ بنے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت پیدا کر دے جو میرے اپنے نفس سے زیادہ ہو، میرے مال سے زیادہ ہو، میرے اہل وعیال سے زیادہ ہو، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

پس یہ محبت ہے جو ہمارے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی نفسانی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے دبانے والے ہوں۔ مال سے محبت ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادتوں اور اس کی محبت سے کبھی غافل نہ کرے۔ بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیں کبھی غافل نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (المنافقون: 10) یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور آخرین کے زمانے میں یہ زیادہ ہونا تھا۔ پھر دنیا کے لالچ مال کے لالچ کے نئے نئے طریقے ایجاد ہو جانے تھے۔ پس اس زمانہ میں ان چیزوں سے بچنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کرنا ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب دلاتی ہے۔

پھر اس دعا میں ٹھنڈے پانی کی مثال دی۔ ایک پیاسا جس کو پانی کی تلاش ہو اور کہیں پانی میسر نہ ہو۔ یہاں تک حالت پہنچ جائے کہ غشی کی کیفیت ہونے لگے۔ اس وقت وہ پانی کے ایک گھونٹ کے لئے بھی اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کو آنحضرت ﷺ نے یہ دعا سکھائی کہ اُس وقت جو تمہیں پانی کا ایک گھونٹ میسر آ جائے، وہ تم جتنی بڑی نعمت سمجھتے ہو۔ جو ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ تمہیں نعمت لگتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت اس سے زیادہ تمہارے دل میں قائم ہونی چاہئے۔ آپؐ خود یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ آپؐ نے یہ دعائیں مانگ کر اپنا اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرمایا اور نہ صرف دعائیں کیں بلکہ عمل سے بھی اُسوہ قائم فرمایا۔

پس ان دنوں میں دین کی سربلندی کے لئے، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبہ کے لئے، آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے خالص ہو کر دعائیں مانگیں اور ساتھ ہی جب ہم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دعائیں مانگیں گے تو یہ باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے والی ہوں گی۔ ہمیں تقویٰ میں بڑھانے والی ہوں گی۔ اگر اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کر لے۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والا بن جائے تو اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سننے والا بھی بن جائے گا اور اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے نظارے بھی دیکھنے والا بن جائے گا۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی تاکہ وہ ہدایت پا جائیں کہہ کر اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ جب نیک اعمال ہوں گے ایمان میں ترقی ہوگی، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو وہ مومن ہدایت یافتہ ہو جائے گا اور ہدایت یافتہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ ایسے خالص مومن کی پکار کا جواب دیتا ہے۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔

خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں ساتویں آسمان سے نیچے اترا ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی آغوش میں لے لے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

گیمبیا (مغربی افریقہ) کی مختلف جماعتوں میں صدسالہ خلافت جوبلی کے استقبال کے حوالہ سے جلسوں کا انعقاد

سید سعید الحسن مبلغ انچارج ونائب امیردی گیمبیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیمبیا میں صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کے استقبالیہ پروگراموں کا آغاز پورے جوش وخروش سے ہو چکا ہے۔ان پروگراموں میں نئے سال کا آغاز نماز تہجد اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ خلافت احمدیہ کے جلسہ جات کے پروگراموں سے ہوا۔ یہ جلسے مقامی، ضلعی اور رعلاقائی سطح پر منعقد کروائے جارہے ہیں۔ ان جلسوں کی ایک خاص بات تمام تقاریر کا مقامی زبانوں میں ہونا تھا۔چنانچہ بعض تقاریر وولف، مڈینکا اور فولا زبانوں میں ہوئیں۔

LATRI KUNDA (GR)

مورخہ 11 جنوری کو لٹری کنڈا میں علاقہ کی تین جماعتوں Bkao.Old jeshwang , Latri kunda gr کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔مقررین نے مقامی زبانوں میں تقاریر کیں ۔ خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی گئی ۔ اسی طرح حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری اور بالخصوص اطاعت امام کے حوالہ سے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔خاکسار نے ”27 مئی اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی عظیم نعمت سے مومنوں کو دوبار نوازا ہے۔ پہلے حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں۔صدسالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر آئیں ایک دفعہ پھر تجدید عہد کریں کہ ہمیشہ اس نعمت کی قدر کریں گے اور اس سے وابستہ تقاضوں کو پورا کرنے کی سعی کرتے رہیں گے۔

محترم امیر صاحب گیمبیا نے اپنے اختتامی خطاب میں بتایا کہ صرف لفظی طور پر کہہ دینا کہ ہم خلافت کو مانتے ہیں کافی نہیں جب تک ہمارا عمل ساتھ نہ دے۔اس لئے خلافت کے استحکام کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہتے رہیں تا کہ اللہ اپنی اس نعمت کو قیامت تک ہمارے درمیان رکھے۔دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ جلسہ کے بعد مشروبات وماکولات سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

Sukuta

خلافت جوبلی کا بانجل کمبوہ ریجن کا دوسرا جلسہ سوکیوٹا میں مورخہ 13 جنوری کو منعقد ہوا۔ چم کنڈا میں ہونے والے اس جلسہ میں Bundung,Bakote, Sukuta کی جماعتیں شامل تھیں۔مکرم امیر صاحب گیمبیا کی زیرصدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام اور اس کا ترجمہ مقامی زبان میں پیش کیا گیا۔ تقاریر کا آغاز ”برکات خلافت،، کے موضوع پر تقریر سے کیا گیا ۔دوسری تقریر خلافت اولیٰ کے اہم واقعات کے حوالہ سے ہوئی ۔ اس تقریر میں جو پریذیڈنٹ بانجل کمبوہ ایریا نے کی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی قرآن کریم سے محبت،اطاعت ، حضرت مسیح موعوداور خلافت کے لئے غیر معمولی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں خصوصیت کے ساتھ جماعت کے اس گروہ کا ذکر کیا جس کو لاہوری گروہ کہا جاتا تھا جس نے خلافت کی قدر نہ کی اور یہ کہا کہ ہمیں خلافت کی ضرورت نہیں بلکہ نظام جماعت چلانے کے لئے صرف ایک انجمن کی ضرورت ہے۔اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ جماعت کا پچانوے فیصد حصہ ہمارے ساتھ ہے اور خلافت کے ساتھ صرف پانچ فیصد ہیں۔لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ نے خلافت کی برکات کا یہ نظارہ دکھلایا کہ پچانوے فیصد کا دعویٰ کرنے والے یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ ان کے ساتھ اب گنتی کے کچھ لوگ رہ گئے ہیں۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے جماعت کونصیحت کی کہ صرف خلافت کو ماننا کافی نہیں بلکہ خلافت کے ہر حکم پر عمل کر کے ہی ہم اپنی زندگیاں بہتر بنا سکتے ہیں۔دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

BERKAMA

مورخہ 18 جنوری کو برکاما میں جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں Dar ul slam, sahyang ,pirang, Galoya کی جماعتیں شریک ہوئیں ۔غیراز جماعت دوستوں کی بھی ایک قابل قدر تعداد شامل ہوئی ۔مقامی مقررین نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔اس جلسہ میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد شامل تھی اس لئے کوشش کی گئی کہ موضوعات کو آسان بنایا جائے۔اس موقعہ پر خلافت ، خلافت کی برکات اور خلافت احمدیہ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

Talinding

مورخہ 20 جنوری کو بیت السلام میں جلسہ خلافت جوبلی ہوا جس میں Talinding ,new shewang, sabji ,Ebo twon کی جماعتیں شامل ہوئیں ۔مکرم عثمان باہ صاحب مینجر احمدیہ پریس نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی ۔انہوں نے خاص طور پر خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔اس کے بعد مقررین نے احادیث کی روشنی میں مقام خلافت کو واضح کیا۔خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالی ۔ خاص طور پر تحریک جدید، خلافت کمیٹی ،مجلس شوریٰ اور ربوہ کے قیام کا ذکر کیا۔مکرم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس بات کا ذکر کیا کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جشن منا رہے ہیں۔اللہ کی حمد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ اس نعمت قدر کرتے رہیں تا کہ اللہ اس نعمت کو تا ابد قائم رکھے۔دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

Lamin

مورخہ 23 جنوری کو لامن میں جلسہ ہوا جس میں Busam bala , Old yundam ,new yundam , yaram bam ba state کی جماعتیں شامل ہوئیں۔مقامی معلم استاد عبداللہ نجائی نے خلافت کے بعض خاص واقعات بیان کئے۔مکرم Kemo Sonko سابق صدر خدام الاحمدیہ نے خلافت ثالثہ کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ۔ اسی طرح خاکسار نے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریوں کو بیان کیا۔ خاکسار نے جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اگر ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی خلافت سے وابستہ رہیں تو تبھی ہم مطمئن ہو سکتے ہیں۔مکرم امیر صاحب نے خلافت جوبلی کی دعاؤں کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ استحکام خلافت کے لئے دعا سب سے ضروری بات ہے۔اس لئے دعائیں کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہوں۔دعا کے ساتھ یہ بابرکت پروگرام ختم ہوا۔

Taba Koto

مورخہ 24 جنوری کو Willinra, sinchu, sinchu alaji, sinchu balia, nema konko Alaji کا مشترکہ جلسہ ٹباکوٹو میں ہوا۔مکرم Bah نیشنل سیکرٹری تعلیم نے خلافت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔انہوں نے بتایا کہ اس زمانہ میں اللہ نے دوبارہ امت کو یہ نعمت عطا کی ہے اس لئے اس کی قدر کریں۔دوسرے مقررین نے بھی خلافت کی اہمیت پر زور دیا۔خاکسار نے ” خلافت کے سوسالوں پر اجمالی نظر“ کے عنوان کے تحت خلافت احمدیہ کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ آیت استخلاف کے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ سے بار بار پورے فرمائے ہیں جن میں خوف کا بار بار امن میں بدلنا، تمکنت دین اور اسلام کا پرچار شامل ہیں ۔مکرم امیر صاحب نے دعاؤں پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یہ نصیحت ہمارے امام کی ہے اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ روزانہ خلافت کے دوام اور استحکام اور اس کی برکات سے حصہ پانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Sinchu Willingra

مورخہ 25 جنوری کو بانجل ایریا کی دیہاتی جماعت جو تمام کی تمام نومبائعین پر مشتمل ہے میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔گاؤں کے الکالو احمدی جو بڑے بارسوخ ہیں ان کی کوششوں سے ان کے تمام خاندان نے احمدیت قبول کر لی ہے ۔ یہاں پر جلسہ میں خلافت کے متعلق ابتدائی معلومات فراہم کی گئیں تا کہ سب پر خلافت کی اہمیت واضح ہو۔محمد کنڈے جو گاؤں کے الکالو ہیں اور صدر جماعت بھی ہیں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ احمدیت کی سچائی میں کوئی شک نہیں ۔خلافت کا نظام ہی ہے جو احمدیت کی بقا کا باعث ہے اس لئے اس سے وابستگی بہت ضروری ہے ۔ دوسرے مقررین نے بھی خلافت کی تاریخ بیان کی ۔اور بتایا کہ اسی سے وابستہ رہ کر جماعت آج ترقی کے اعلیٰ مقام پر ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے کہ اب ہم خلافت کی اگلی صدی میں داخل ہورہے ہیں ۔خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ صرف خلافت ہی اتحاد عالم کا ذریعہ ہے۔اور یہی وہ بات تھی جس کی پیشگوئی حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی کہ جماعت کے ساتھ رہنا۔اور خلافت کے ذریعہ ہی یہ جماعت قائم ہے ۔اور سارے عالم اسلام میں یہ امتیازی شان صرف احمدیت ہی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

Galoya

گالویا کے مقام پر Konkoig jatya, maqumbaya اور Galoya کی جماعتوں کا جلسہ ہوا۔ یہ جماعتیں 2006-07 میں قائم ہوئیں تھیں ۔اس لئے اس علاقہ میں احمدیت کا یہ پہلا بڑا اجتماع تھا۔گاؤں کے امام اور بزرگ بھی جلسہ میں شریک تھے بہت سارے مہمان بھی دیکھا دیکھی شامل ہونا شروع ہوگئے ۔بعض مہمانوں کے لئے یہ بات عجیب تھی کہ صرف جماعت احمدیہ کے پاس خلافت کا نظام ہے جس کی پیشین گوئی سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمائی تھی کہ امام مہدی کی وفات کے بعد اس کا سلسلہ خلافت چلے گا ۔اور اب الحمد للہ کہ جماعت خلافت کے سوسال پورے ہونے کا جشن منا رہی ہے۔خاکسار نے خلافت کے سوسال پر اجمالی نظر ڈالتے ہوئے تمام خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف کروایا۔گاؤں کے امام نے بھی تقریر کرتے ہوئے جماعت کے کردار کی تعریف کی اور کہا کہ صرف جماعت امن اور محبت کے ساتھ اسلام کو پھیلا رہی ہے۔دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔

Banjul

مورخہ 31 جنوری کو بانجل میں خلافت جوبلی پروگرام کا آخری مقامی جلسہ ہوا۔جلسہ میں ان تین احمدی ممبران کو خطاب کا موقعہ دیا گیا جو ابتدائی احمدی تھے جنہوں نے 1960ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی ۔ ان تینوں مقررین نے بڑے جوش و جذبہ سے بتایا کہ خلافت کی برکت سے اللہ نے جماعت کو کیسے نوازا ۔کجا وہ وقت کہ ہمارے رئیس التبلیغ سر پر یا سائکل پر لٹریچر رکھ کر قریہ بہ قریہ احمدیت کا پیغام پہنچا رہے تھے اور کجا اب کہ اللہ نے سہولتوں کے انبار لگا دئے ہیں ۔ اب یہ حال ہے کہ ملک کی صدر ہمارے بک سٹال میں آنا باعث فخر سمجھتی ہے اور ہر طرف جماعت کا نام عزت ووقار کا نشان ہے۔اب سوسال کے پورا ہونے پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے اس پودا کو اتنا تناور درخت بنا دیا ہے کہ حاسدین دیکھ کر جل سکتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے ۔خاکسار نے بھی خلافت اور نئی صدی کے حوالے سے بتایا کہ خلافت کی اگلی صدی ہمارری راہ تک رہی ہے لیکن ہم ذمہ داریوں کو ادا کئے بنا اس میں داخل نہیں ہو سکتے ۔خاص طور پر وہ پیغام جو ابتدائی احمدیوں نے دیا ہے انتہائی اہم ہے۔اس لئے پوری اطاعت کرتے ہوئے اور خلافت سے وابستہ رہ کر اگلی صدی میں داخل ہوں تا کہ ہماری نسلیں ہمارے نمونوں کو دیکھ کر اگلی صدی گزاریں ۔ دعا کے ساتھ یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مساجد جو آپ بناتے ہیں اور یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والی ہو۔ اور یہ مسجد یہاں سے اسلام اور احمدیت کے پیغام کی روشنی کو اردگرد کے ماحول میں بکھیرنے والی بنے۔ آپ کے رویّوں، آپ کی عبادتوں اور آپ کی تبلیغ اور آپ کے تزکیہ نفس کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ یہ مسجد نہ صرف پاکستانی چہروں سے بلکہ مقامی جرمن لوگوں سے بھی بھر جائے۔ ——— (مسجد بیت السمیع، ہنوور جرمنی کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی، بیت السبوح میں ورود مسعود، فیملی ملاقاتیں

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہو رہے ہیں یہ نوجوانوں میں ڈسپلن اور باہمی تعاون کی روح کو فروغ دینے کے لئے اور اس لئے رکھے گئے ہیں کہ دوستانہ ماحول میں ایک تفریح بھی میسر ہو اور سخت جانی کی عادت ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنے کی مشق ہو۔ اگر آپ خدا کی رضا کی خاطر سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ (خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹس کی اختتامی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ: 16/اگست 2008ء بروز ہفتہ:

مسجد بیت السمیع (ہنوور۔ جرمنی) میں ظہر وعصر کی نماز کے بعد مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقدہ ایک سادہ اور پُروقار تقریب میں مکرم امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ مَیں نے کل کے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ مساجد کی تعمیر کے ساتھ جو مقاصد وابستہ ہیں ان کی طرف توجہ دینی چاہئے اور سب سے بڑی چیز عبادت ہے جس کے لئے آپ مسجد تعمیر کر رہے ہیں اور عبادت جو ہے وہ ایک انسان خالص ہو کر خدا کے حضور بجالاتا ہے۔ عبادت ایک انسان کو باقی حقوق وفرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ایک مومن کو باقی حقوق وفرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور اس سے دعا مانگتے ہیں اور اس کے سامنے اپنی ضروریات پیش کرتے ہیں تو پھر اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جو احکامات دئے ہیں ان کی پابندی کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو قبولیت عطا فرمائے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہوں اور ضروریات پیش کر رہے ہوں تو دوسری طرف ذہن جو ہے اس میں باغیانہ رویہ ہو اور اس کے احکامات کی نفی کر رہے ہوں یا ان پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش نہ کر رہے ہوں۔

حضور نے فرمایا: مساجد کی تعمیر کے ساتھ اور مسجد میں نمازوں کے لئے آنے کے ساتھ ایک مومن کی توجہ عبادت کے ساتھ ان تمام احکامات کی طرف پھرنی چاہئے۔ جن کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ (المائدہ 3)۔

حضور انور نے فرمایا اب یہ حکم جو ہے اللہ تعالیٰ نے جب دیا تو فرمایا جو لوگ تمہارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تم نے یہ نہیں کرنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جب تمہارے پاس اختیارات آجائیں، تو زیادتی کرو۔ اس حد تک بڑھی ہوئی زیادتی کہ مسلمانوں کو کعبہ میں آنے سے روکا جاتا تھا۔ عبادت کرنے سے روکا جاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا جو بھی زیادتیاں ہوتی ہیں تمہارا یہ کام نہیں ہے۔ ان زیادتیوں کے باوجود تم نے ہمیشہ اس راہ کو اختیار کرنا ہے جو نرمی کا راستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب جب کہ دشمنوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تم نے زیادتی نہیں کرنی تو پھر آپس میں پیار ومحبت اور بھائی چارہ کس قدر ہونا چاہئے اس لئے اگر آپس میں ایک، دوسرے سے زیادتی کر بھی دیتا ہے رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں تو فوری طور پر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ مَیں اگر خالص ہو کر خدا کی عبادت کرنے والا ہوں تو میرا فرض بنتا ہے کہ زیادتی کا جواب زیادتی سے نہ دوں اور اس حکم کی تعمیل کروں کہ مومنوں میں آپس میں پیار ومحبت اور رحم اور بھائی چارہ ہونا چاہئے۔ اور اس پیار ومحبت کا جو صحیح طور پر آپ اظہار کریں گے اور دوسرے کو سمجھائیں گے جو آپ سے زیادتی کرنے والا ہے تو یہی وہ چیز ہے جس کا اس آیت کے آخر میں حکم ہے۔ وہ تعاون پیدا ہوگا جس سے نیکی اور تقویٰ کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور یہی ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے کہ ہر وقت اور ہر آن نیکی اور تقویٰ کی طرف توجہ دے۔

حضور انور نے فرمایا: تقویٰ، اللہ تعالیٰ کا خوف۔ وہ خوف جو کسی سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ خوف جو ایک عاشق کا اپنے معشوق سے اس لئے ہوتا ہے کہ وہ کہیں میرے سے ناراض ہو کر مجھے چھوڑ نہ دے۔ جب یہ صورت پیدا ہوگی تو اس وقت آپ عبادتوں کو بھی صحیح طرح ادا کرنے والے ہوں گے اور اس سے لطف اندوز ہونے والے ہوں گے اور اس حالت میں باقی احکامات کی بجا آوری کی بھی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ گناہ اور زیادتی میں تعاون نہیں کرنا۔ کہیں بھی کسی بھی احمدی سے ایسا فعل سرزد نہیں ہونا چاہئے جس سے اس کی طرف زیادتی منسوب ہوتی ہو۔ اور یہی چیز ہے جو اس معاشرے میں جب آپ قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور دعاؤں کے ساتھ نیکی کو پھیلانے کی طرف توجہ دیں گے، تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ ہوگی، اللہ کا خوف دل میں ہوگا تو یہ پیغام پھر اردگرد کے ماحول میں پھیلے گا اور ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہوگا جو مخالفت کرے۔

حضور انور نے فرمایا: مسجد کی تعمیر ہونے سے پہلے یا اجازت ملنے سے پہلے جیسا کہ امیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ایک آدمی نے مخالفت کی تھی اور باقیوں نے آپ کی حمایت کی تھی۔ اب آپ کے رویے دیکھ کر اور اس مسجد میں آنے والے نمازیوں کے نمونے دیکھ کر اور نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے اور نیکیوں کی تلقین کرنے والے چہرے دیکھ کر وہ لوگ مزید آپ کے حق میں بات کریں گے اور نہ صرف حق میں بات کریں گے بلکہ ماحول میں تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ مساجد جو آپ بناتے ہیں اور یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والی ہو۔ اور ماحول میں، اپنے ماحول میں، جماعت کے اندر بھی اور اردگرد بھی، باہر کے ماحول میں بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنی والی یہ مساجد ہونی چاہئیں۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ ہر آن آدمی اپنے نفس کا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ وہ مقصد جس کے لئے آپ نے مسجد تعمیر کی ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں اور یہ مسجد یہاں سے اسلام اور احمدیت کے پیغام کی روشنی کو اردگرد کے ماحول میں بکھیرنے والی بنے اور اللہ کرے کہ صرف پاکستانی افراد پر مشتمل جماعت نہ ہو بلکہ آپ کے رویّوں، آپ کی عبادتوں اور آپ کی تبلیغ اور آپ کے تزکیہ نفس کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں احمدیت اور اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو جس سے اس ماحول میں بھی احمدیت پھیلے اور یہ مسجد نہ صرف پاکستانی چہروں سے بلکہ مقامی جرمن لوگوں سے بھی بھر جائے اور یہ لوگ بھی خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے اس مسجد میں آنا شروع ہو جائیں تاکہ آپ کو پھر مزید اس علاقہ میں مساجد بنانے کی ضرورت پیش آئے اور توفیق بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ آمین

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اور دعا کے بعد حضور انور مسجد کی بالائی منزل میں لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں سے یہ نظمیں سنیں اور بعد ازاں سبھی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ یہاں کچھ دیر قیام فرمانے کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت اور مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد سے ملحقہ دفاتر، لائبریری اور کچن کا معائنہ فرمایا۔ کچن کے معائنہ کے دوران حضور انور نے کارکنان سے دریافت فرمایا کہ کھانا کس نے پکایا ہے۔ کھانے پکانے کی ٹریننگ کہاں سے لی ہے۔ کھانا پکانے والے دوست نے بتایا کہ وہ ایک عرصہ سے جلسہ کے لنگر خانہ میں کھانا پکا رہے ہیں۔ لنگر خانہ میں ٹریننگ ہوئی ہے۔

جماعتی لائبریریوں کے متعلق اہم ہدایت

لائبریری کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انچارج صاحب لائبری کو ہدایت فرمائی کہ قادیان سے جو کتب چھپ چکی ہیں وہ سب منگوائیں۔ انوار العلوم کی 18 جلدیں شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور اپنے ہر مشن میں رکھیں۔ ہر سینٹر میں آپ کی لائبریری میں یہ کتب ہونی چاہئیں۔ ہر جگہ لائبریری بنوائیں اور قادیان سے کتب منگوائیں۔

رہائشی حصہ کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے آرکیٹیکٹ وقاص صاحب کو بعض ہدایات دیں۔ مسجد کے باتھ روم اور بیوت الخلاء کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سیٹ والی ٹائلٹ کے علاوہ ایک دیسی ٹائلٹ بھی بنالیں کیونکہ پاکستان اور انڈیا سے آنے والے بعض احباب یہی ٹائلٹ استعمال کرتے ہیں۔

اس مسجد میں لفٹ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بالائی حصہ میں تشریف لے جا کر وہ جگہ دیکھی جو لفٹ کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے ہی ایک حصہ میں احباب جماعت اور ایک حصہ میں خواتین اور بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھیں۔

اس موقع پر Hannover کی جماعتوں کی مجلس عاملہ، واقفین نو بچوں اور مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بچیاں مسلسل نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ تمام احباب مختلف قطاروں میں کھڑے ہوگئے اور حضور انور نے باری باری ہر ایک کو مصافحہ کے شرف سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی

ساڑھے پانچ بجے یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ دوران سفر سات بجے کے قریب قافلہ ایک پٹرول پمپ پر کچھ دیر کے لئے رکا اور پھر آگے سفر جاری رہا۔

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ''بیت السبوح فرنکفرٹ'' میں ورود مسعود ہوا۔ بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت جن میں بچے، بوڑھے، مرد و خواتین سبھی شامل تھے۔ ایک بڑی تعداد میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے اور سبھی کی نظریں اس بیرونی گیٹ کی طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے حضور انور کی گاڑی کسی بھی لمحے داخل ہونے والی تھی۔ فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت جوق در جوق حضور انور کے استقبال کے لئے بیت السبوح پہنچے تھے۔ ان میں ایسی بوڑھی خواتین اور مرد بھی تھے جن کو چلنے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے یہ لوگ بھی اپنے سہاروں کے ساتھ یہاں پہنچے تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت السبوح کے بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ بچیوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلسل استقبالیہ نظمیں پیش کررہی تھیں۔ سبھی ایک طرح کے لباس میں ملبوس تھیں اور اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا پرچم لہراتے ہوئے استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ ہر طرف سے ''اھلا وسہلا و مرحبا یا امیر المومنین'' کی آوازیں آرہی تھیں۔ خوشی و مسرت سے معمور بڑا روح پرور ماحول تھا۔

حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے بچیوں اور خواتین کے پاس سے گزرے اور سب کو السلام علیکم کہا۔ مرد احباب قدرے آگے کھڑے تھے۔ بعض جماعتی عہدیداران نے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت السبوح'' میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17 اگست 2008ء بروز اتوار:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الرشید'، ہمبرگ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Osnabruck، Bochalt، Kolon اور Weiblingen کی جماعتوں کی 55 فیملیز کے 281 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور اپنے مسائل پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواستیں کیں اور رہنمائی حاصل کی۔ حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک جرمن نومبائع خاتون بھی شامل تھی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور منہائیم (Mannheim) کے لئے روانگی ہوئی۔

خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹس کا انعقاد

منہائیم میں ہفتہ کے روز "Khilafat Centenary European Tournamant" کا انعقاد ہورہا تھا۔ آج اس ٹورنامنٹ کا دوسرا روز تھا اور فائنل میچز کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اول دوم اور سوم آنے والی ٹیموں میں تقسیم انعامات کی کارروائی ہونی تھی۔

اس ٹورنامنٹ میں آٹھ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، فرانس، سوئٹزرلینڈ، UK، ناروے اور سویڈن کی 32 ٹیمیں شامل ہوئیں۔ درج ذیل پانچ ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا۔ نور الدین فٹ بال ٹورنامنٹ، محمود والی بال ٹورنامنٹ، ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ، طاہر کبڈی ٹونامنٹ اور مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ۔

مجموعی طور پر آٹھ ممالک کی 32 ٹیموں کے 400 خدام نے ان ٹورنامنٹس میں حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ مکرم ولید طارق صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کیا۔

فرینکفرٹ سے منہائم کا فاصلہ 91 کلومیٹر ہے۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منہائیم پہنچے جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ جونہی حضور انور ہال کے اندر سٹیج پر تشریف لائے تو خدام کھلاڑیوں نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ کھلاڑی سٹیج کے سامنے ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

تقسیم انعامات کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محمد لقمان مجوکہ صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا اور ایک جرمن خادم محمد حماد برٹر صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال، کبڈی اور کرکٹ کے مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو انعامات عطا فرمائے۔ اس ٹورنامنٹ میں ایک مقابلہ 120 کلومیٹر سائیکل ریس کا بھی تھا جو بیت السبوح سے شروع ہوکر منہائیم میں ختم ہوئی۔ اس سائیکل ریس میں خدام نے حصہ لیا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس سائیکل ریس میں شمولیت کی اور اول پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہورہے ہیں یہ صرف نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے سپورٹس کے ٹورنامنٹ رکھے گئے تھے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی میدان ہو، چاہے علمی میدان ہو یا تبلیغی میدان ہو یا پڑھائی کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو ہر جگہ خدام میں یہ مختلف پروگرام رکھے جاتے ہیں ہر میدان کے، اس لئے کہ ہر جگہ خدام کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اصل مقصد ڈسپلن قائم کرنا ہے۔ کھیل جہاں انسان کے جسم کے لئے، اس کی صحت کے لئے ضروری ہے وہاں گیمیں جب ٹیم ورک کے ساتھ کھیلی جاتی ہیں تو آپس میں تعاون کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور جو مخالف ٹیم سے آپ گیم کررہے ہوتے ہیں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہو کہ جو بھی کھیل کے اصول و قواعد ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم نے ڈسپلن دکھاتے ہوئے، سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کھیل کھیلنی ہے۔

حضوانور نے فرمایا: نوجوانوں اور بچوں، خدام الاحمدیہ میں خاص طور پر یہ پروگرام اس لئے رکھا گیا ہے کہ شروع سے ہی بچپن اور نوجوانی سے ہی ڈسپلن کی عادت پڑے۔ پس اس کھیل کو، اس نظر سے ہمارے خدام کو دیکھنا چاہئے۔ یہ ہمارا آخری مقصد نہیں ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے ہم کھیلیں کھیل رہے ہیں۔ اگر مقصد ہے تو صرف یہ کہ اپنے جسم کو ورزشی بنایا جائے۔ اس کو سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور اپنی طبیعتوں میں ڈسپلن پیدا کیا جائے۔ اس لئے اگر کھیل کے دوران کسی کو غصہ آتا ہے۔ کسی نے کھیل کو زندگی اور موت کا سوال سمجھ لیا ہے تو جماعت احمدیہ کی کھیلیں اس لئے نہیں ہوتیں، نہ میڈل جیتنا آپ کا مقصد ہے۔ آپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسا ماحول، دوستانہ ماحول میں ایک تفریح کا موقع بھی مل جائے اور دوسرے دیکھنے والوں کے لئے بھی اور خود اپنے جسم کے اعضاء اور قویٰ جو ہیں ان کو سخت جان بنایا جاسکے تاکہ جو ہمارا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے کا اس کی خاطر اس کے لئے ہم اپنے جسم کو تیار کرسکیں۔ تو اس مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کھیلیں کپ جیتنے کے لئے یا میڈل جیتنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے ہیں اس لئے صرف وہ خدام جو ٹیم کا حصہ تھے جنہوں نے اس ٹورنامنٹ میں، کھیلوں میں حصہ لیا صرف وہی نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو چاہئے کہ تمام خدام میں کھیل کی عادت ڈالیں تاکہ ان کو جسمانی طور پر، ان کے ورزشی جسم بنیں، سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور ڈسپلن اور تعاون باہمی اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی عادت پیدا ہو۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو، جو اصل میدان ہے آپ کا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا، اس کی عبادت کرنے کا اس کے لئے تیار کرے گا۔ اسی طرح آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ عہد کرتے ہیں۔ آپ نے خدام الاحمدیہ میں عہد دہرایا آپ ساروں نے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کردیں گے۔ اگر کھیلوں میں آپ کو یہ عادت نہیں پڑتی کہ اپنے جذبات کی، ہلکے سے جذبات کی قربانی کریں تو ان اعلیٰ جذبات کی قربانی کی کس طرح آپ کو عادت پڑسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیشہ کھیلوں کو اپنے مستقبل بہتر کرنے کا ذریعہ بنائیں، نہ کہ میڈل جیتنا اور کپ جیتنا اور پھر جیت کے نعرے لگانا۔ یا یہ بعد میں نعرے لگانا کہ ہم نے اتنے میڈل جیتے اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کا مقصد ہے۔ اللہ کرے کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں کہ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے، ہر قربانی دینے کے لئے ہم تیار رہیں گے۔ اگر آپ میں ڈسپلن ہوگا، اگر آپ میں خدا کا خوف ہوگا، اگر آپ خدا کی رضا کے لئے سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ اور خلافت احمدیہ کے لئے قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد یورپ کے آٹھ ممالک جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بلجیم، یوکے، سویڈن، ہالینڈ اور ناروے سے آنے والی مختلف ٹیموں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ایک خادم کو کھیل کے دوران ٹانگ پر کافی چوٹ لگی تھی اور وہ سہارے کے ساتھ چل رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصاویر کے پروگرام کے دوران اسے اپنے قریب بلایا اور اس کا حال پوچھا اور چوٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور دعائیں دیں۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں منہائم میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں حضور انور کی رہائشگاہ ہوگی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی کو بلا کر بعض امور سے متعلق ہدایات دیں۔

منہائیم سے فرینکفرٹ روانگی

پانچ بج کر بیس منٹ پر منہائیم سے فرنکفورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ اور 91 کلومیٹر کے سفر کے بعد چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ تشریف لے آئے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ بیت السبوح میں مردوں اور خواتین کے ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ احباب جماعت دور دور سے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں کے احباب بھی لمبے سفر طے کرکے نمازوں کی ادائیگی کے لئے پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے حصول کی توفیق پاتے ہیں اور اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب بھی ہوتے ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 16

حفاظت کی طرف بھی متوجہ کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف تو دوسرے مذاہب اوران کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھانے کا حکم دے رہا ہو اور دوسری طرف بزور طاقت دوسرے مذاہب کو ملیا میٹ کرنے اور ان کو بزور شمشیر اسلام میں داخل کرنے کی ہدایت بھی دے رہا ہو۔ چنانچہ ایک مسلمان کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی گئی ہے کہ وہ نہ صرف مساجد کی عزت کرے بلکہ چرچ اور یہودی عبادت گاہوں نیز دوسری عبادت گاہوں کو بھی وہی عزت احترام دے۔ اس لئے ہرگز کسی کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ اب یہاں ہمارے شہر میں مسجد بن گئی ہے۔ خدا ہی اب ہمیں بچائے۔ اب ہمارے امن کا کیا ہوگا؟ ان کو کسی ایسی تشویش کو اپنے دل میں جگہ دینے کی ہرگز ضرورت نہیں۔

جماعت احمدیہ کا مقصد وحید خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے اگر کوئی چرچ یا کسی اور عبادت گاہ کو حفاظت کی ضرورت پیش آئے وہ ہمیشہ اپنی مدد کے لئے ہمیں مستعد پائیں گے اور یہ کہ عبادت کی طرف متوجہ ہوں اور یہ کہ ایک خدا کو پہچانو اور کامیابی اور نجات کی طرف آؤ۔ کامیابی اور نجات لازمی طور پر اچھے اعمال میں مضمر ہے جن کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہ اعمال اس کے پسندیدہ ہیں۔ اور وہ کون سے اچھے اعمال ہیں جن کے کرنے کا حکم اس نے ہمیں دیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ لوگوں کی صلح کاری اور اصلاح کے لئے اچھے کام کرتے ہیں وہ میرا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ کونسا بہتر طریق ہے جس سے بنی نوع انسان کو خوشحالی نصیب ہوسکتی ہے اور امن کی بحالی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم وہ بہترین لوگ ہو جو لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ (3:111)

پس مسلمانوں کو صرف یہی حکم نہیں کہ وہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کی ہی مدد کریں بلکہ ان کو یاددہانی کروائی گئی ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اچھے کام کریں اور بدی کا راستہ روکیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جن کو ہدایت ہو کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، وہ خود امن امان کے لئے مسئلہ بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح کی عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ (16:91)

اس آیت میں ہمیں تین قسم کی نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین قسم کی بدیوں سے منع کیا گیا ہے۔ اس آیت کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ایک انسان ان نیکیوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔ جن کے درجات اللہ کے حضور بلند ہیں۔

پہلا اچھا عمل جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص انصاف پر عمل کرے۔ انصاف کے معاملہ میں قرآن کریم اپنا مطلوبہ معیار بیان فرماتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اگر ایک آدمی کوئی بات کہتا ہے یا کوئی گواہی دیتا ہے تو بیشک وہ گواہی اس کے دوست، رشتہ دار یا اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اسے لازمی طور پر اسے انصاف کے تقاضے پورا کرنے ہوں گے اور سچی گواہی دینا ہوگی۔ یہ وہ انصاف ہے جس سے اسے اللہ کا قرب نصیب ہوگا۔ یہ وہ انصاف ہے جو اس کی عبادت کا مقصد پورا کردے گا۔

دوسرا امر یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ احسان کا سلوک کرے قطع نظر اس کے کہ دوسروں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اچھے کام کرنے سے معاشرہ میں امن قائم ہوتا ہو تو پھر اسے ان زیادتیوں کو بھول جانا چاہئے جو اس کے اوپر دوسروں نے کیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ محبت کی ترویج اور امن کے قیام کے لئے ہم دوسروں کے ساتھ نیکی کا سلوک کریں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس سے دشمنیاں ختم ہوں گی۔ ایک انصاف پر مبنی پُرامن معاشرہ کا قیام ہوگا۔

اس سے بھی مزید اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے دوسروں سے حسن سلوک کرنے اور ان کی مدد کرنے کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے کسی عزیز رشتہ دار کو دیتا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم دوسرں کے ساتھ نیکی کا سلوک اس امید پر نہ کرو کہ وہ بھی بدلہ میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں بلکہ اچھے کام اسے اپنی فطرت ثانیہ کے طور پر انجام دینے چاہئیں۔

ایک سچا مسلمان کسی کے ساتھ بدی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ ایسا معاشرہ جہاں ایسی مثبت سوچ کارفرما ہو وہ ایک نیک اور پُرامن معاشرہ کے قیام کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب بھی حاصل کرسکتا ہے۔

پھر بعض بدیوں کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ بدی سے پرہیز کریں۔ یہ صرف ایک لہوولعب اور عارضی دلچسپی کا سامان ہے ہر وہ شخص جو ایسی دنیاوی خواہشات میں ملوث ہو کبھی اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ شراب خانوں اور جوا خانوں کی طرف نگاہ دوڑائیے وہ انسان کو کس طرح برائی میں پھنساتے ہیں۔ جبکہ یہ سب چیزیں اس سطحی جواز کے ساتھ کی جاتی ہیں کہ یہ تو بس ذرا بہلاوے اور وقت گزارنے کے لئے ہیں۔ ایک فرد جو اللہ کو یاد نہیں رکھتا، اس کا بیت کے ساتھ بھی کوئی پختہ تعلق پید انہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد قرآن مجید فرماتا ہے کہ منکرات سے بھی پرہیز کریں۔ دوسرے لفظوں میں صرف بے حیائی کی باتوں سے ہی نہیں بلکہ ہر ایسی بات سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ جیسے جھوٹ بولنا، دوسروں کے حقوق چھیننا، دوسروں کے احساسات کی پرواہ نہ کرنا دوسروں کے بارے میں بری باتیں کہنا اور دوسروں کے بزرگوں کی عزت نہ کرنا۔ یہ سب وہ امور ہیں جو معاشرہ میں نفرت کی دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ اگر ایک آدمی ان باتوں میں ملوث ہو اور پھر ساتھ یہ دعویٰ بھی کرے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور خدا کی عبادت کے لئے مسجد جاتا ہے، وہ اللہ کی محبت کبھی بھی حاصل نہ کرسکے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ خطرناک مرض کا ذکر کرتا ہے جو معاشرے کا امن تباہ و برباد کرکے رکھ دیتی ہے، وہ بغاوت ہے۔ ملکی قوانین کی پرواہ نہ کرنا، اپنے ملک سے وفاداری نہ کرنا اور اپنے ملک کی بدنامی کا موجب ہونا، یہ سب وہ امراض خبیثہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بچنے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی احادیث میں یہ ذکر ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایک مومن کے ایمان کا جزو ہے۔ یہ وہ تعلیمات ہیں جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہیں۔ تاہم ان پر عمل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی ہستی کا عرفان حاصل نہ ہو۔ اس کا عرفان اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان اس کا خوف اپنے دل پر طاری کرتے ہوئے اس کی عبادت نہیں کرتا۔ مسجد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور مخلوق کے حقوق کی بجاآوری میں اپنی ذمہ داری نبھائی جائے۔ اس لئے اگر اس علاقہ میں کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ مسلمانوں نے اب مسجد بنالی ہے جس سے کمیونٹی کا امن برباد ہوگا، انہیں فکر نہیں کرنی چاہئے۔ انہیں مطمئن ہو جانا چاہئے۔ احمدی مسلم کمیونٹی ایک ایسی جماعت ہے جو مکمل طور پر اس سچے اسلام کی علمبردار ہے جو ان دونوں حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ احمدیہ کمیونٹی کی مساجد سے آپ کا دل ہر قسم کے خوف سے مبرا ہونا چاہئے۔ احمدیہ مساجد اس لئے بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے خالق کی طرف بلایا جائے۔ ہماری مساجد کے مینار اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ امن اور محبت کی روشنی دنیا میں پھیلائی جائے اور یقیناً اس مسجد کے مینار تعمیر کرنے کا یہی مقصد مدنظر تھا اور اسی طرح دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی مساجد جو حقیقی مساجد ہیں کے مینار ہیں ان میں یہی مقصد کارفرما رہا ہے۔ ہماری مساجد میں ہر وہ شخص عبادت کرسکتا ہے جو واحد و یگانہ خدا کی پرستش کرنا چاہتا ہو۔ ہم رسول کریم ﷺ کی اس زرّیں مثال کی پوری نیک نیتی سے اتباع کرتے ہیں جو رسول اللہؐ نے خود قائم فرمائی تھی جب رسول اللہؐ نے نجران کے ایک عیسائی وفد کو مدینہ میں اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ہماری تعلیم امن پر مبنی ہے ہماری تعلیم محبت پر مبنی ہے اور یہی اسلام کی حقیقی اور بنیادی تعلیم ہے جو قرآن کریم سے ہمیں ملتی ہے جس کو بدقسمتی سے دنیا نے بھلا دیا ہے۔ ہماری جماعت کے بانی نے ہمیں اس نہایت پیاری تعلیم سے روشناس کروایا ہے۔ میں اس حیرت انگیز تعلیم کی چند مثالیں آپ کے ازدیاد علم کے لئے آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ایمان کے کامل حصے صرف دو ہی ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا سے محبت اور دوسرے اس کی مخلوق سے اتنی محبت کہ آپ ان کے درد کو اپنا درد محسوس کریں اور ان کے لئے دعا کریں۔ ایک سچا مسلمان جب مسجد میں عبادت کے لئے آتا ہے، اسے صرف اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے یا رشتہ داروں کے لئے ہی دعا نہیں کرنی چاہئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اس میں دوسروں کی تکلیف دور کرنے کے لئے ایک تڑپ اور جوش ہونا چاہئے۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا شخص جو دوسروں کے لئے دعا کرتا ہو اس کے دل میں ان کے خلاف کوئی بغض و عناد یا نفرت بھی موجود ہوگی۔ نہیں ایسا کبھی ممکن نہیں۔ ایک دل جو عبادت کے لئے مسجد آتا ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس خانہ خدا نے اس میں ایک تبدیلی پیدا کردی ہے جس کے نتیجہ میں اس نے اللہ کی مخلوق سے بھی محبت کرنی شروع کردی ہے۔

پھر مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنا ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ یاد رکھو، میری تعلیم کے مطابق لوگوں سے محبت اور شفقت کے سلوک کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ کسی قوم یا فرد کو اس دائرہ سے خارج نہ کرنا چاہئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ اپنی محبت اور نرم دلی اور حسن سلوک صرف مسلمانوں تک ہی محدود رکھیں، نہیں بلکہ مَیں تاکیداً نصیحت کرتا ہوں کہ آپ تمام بنی نوع انسان سے نیک دل اور نرمی کا سلوک روا رکھیں خواہ وہ کہیں ہوں اور کوئی ہوں، خواہ وہ ہندو ہوں مسلمان ہوں یا کسی اور مذہب کے پیروکار ہوں۔ میں ایسے لوگوں کے طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو صرف اپنے ہم مذہب لوگوں تک ہی اپنی نرم دلی کو محدود رکھتے ہیں۔ مَیں تکرار سے اس بات کی پُرزور الفاظ میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کسی قوم کے لئے بھی نرم دلی کو ہرگز محدود نہ کریں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کا مقصد اور اس مقصد کے حصول میں تمام انبیاء کا اشتراک ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے اور بنی نوع انسان کے درمیان باہمی محبت کا ایک مضبوط تعلق استوار ہو اور ان کے حقوق معزز و محترم ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا، تمام دوسرے امور ہیچ ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی دلکش تعلیم ہے۔ اس کی بیشمار مثالیں ہمیں قرآن کریم سے ملتی ہیں اور مسیح الزمان نے بھی ہمیں بیشمار مثالوں سے بہرہ ور کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دل ان خوبصورت تعلیمات کی آماجگاہ ہوں، کیا ان کے دلوں میں بغض و کینہ و نفرت سما سکتے ہیں یا وہ صرف محبت اور شفقت کے نعرے ہی لگائیں گے اور یہی ان کا مطمح نظر ہوگا؟ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ سے اچھی طرح متعارف ہیں وہ صرف یہی کہہ سکیں گے کہ ہم نے اس جماعت میں سوائے امن اور محبت کے کچھ نہیں پایا۔

یہ وہ خوبصورت تفسیر قرآن ہے جو حضرت مسیح محمدی نے پھر سے ہمیں متعارف کروائی اور جس نے ہمیں یہ نعرہ دیا کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ مزید برآں یہ کہ ہمارا یہ پیغام صرف پچھلی تین یا چار دہائیوں سے ہی منصۂ شہود پر نہیں آیا بلکہ احمدیت کی سو سال سے زیادہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہماری مساجد کے مینار وہ نور کے مینار ہیں جہاں سے صرف محبت، امن اور حفاظت کی کرنیں ہی پھوٹتی ہیں۔ پس آج مَیں اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اور مَیں اعلان کرتا ہوں کہ محبت، امن اور حفاظت کا یہ میرا پیغام اس دنیا کے اختتام تک قائم و دائم رہے گا۔ جماعت احمدیہ جو اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ کس طرح خلافت کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے اتحاد وابستہ ہے اور وہ جو حقیقی اسلام کی پیرو آج اس وجہ سے ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے پیروکار ہیں، اس پیغام کو کبھی بھی رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ یہ ہماری مسجد یا کوئی اور مساجد جو مستقبل میں ہم اس ملک میں یا کہیں بھی تعمیر کریں گے، امن اور حفاظت کے نشان کے طور پر ابھریں گی۔

ہم وہ لوگ ہیں جو تمام مذاہب کے انبیاء مرسلین کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم تمام بنی نوع انسان کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم ہر ایک نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات، اقتباسات سے پتہ چلتا ہے جو میں پہلے پڑھ چکا ہوں، تمام انبیاء دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے آئے تھے اور یقیناً یہی وہ امر ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے اور یہی امر ہمارے لئے رسول کریم ﷺ کے ذاتی اسوہ حسنہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر چند لوگوں کے نہایت ہی ناپسندیدہ فعل نے اسلام کے بارہ میں غلط تاثر قائم کیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں اسلامی تعلیمات میں کوئی نقص یا خرابی ہے۔

مَیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے معزز مہمانوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور محبت کی ایک فضا قائم کرنے میں ہماری مدد کریں تا ہم اس دنیا کو تباہ ہونے سے بچاسکیں اور تا ہم اپنی نسلوں کا مستقبل سنوار سکیں، آیئے ہم ان کو ایک انتہائی مہیب اور خوفناک جنگ کے خطرات سے بچاسکیں۔ آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ یہ دور ایٹمی اسلحہ سے لیس اسلحہ کا دور ہے۔ اگر یہ ایٹمی اسلحہ جو بڑے پیمانہ پر تباہی پھیلانے والا ہے پھٹ پڑتا

ہے تو آنے والی نسلیں اپنے ہمیشہ کے لئے نہ مندمل ہونے والے زخموں کی وجہ سے ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ ابھی وقت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے لگ جائیں۔ اللہ کرے کہ ہم ایسا کرنے کے قابل ہوسکیں۔

میں ایک دفعہ پھر آپ کا، اپنے دل کی گہرائیوں سے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہماری اس افتتاحی تقریب کی دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب میں شریک ہوئے اور ہماری محبت کا جواب اپنی بے مثال محبت سے یہاں آکر دیا۔ ہماری شکرگزاری صرف رسمی نہیں بلکہ ہمارا طریق اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا ہے۔ اس طرح کے شکریہ کی بنیاد حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظیم الشان صداقتوں پر ہے جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کے بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ ایک سچے احمدی کے ہر عظیم کام کا مقصد جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اللہ کی رضا کا حصول ہے۔ اس لئے یہ شکریہ اللہ کے احکام کے ماتحت بھی ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان سے محبت رکھتا ہے اس لئے ہماری بنی نوع انسان سے محبت بغیر کسی لالچ یا کسی خاص ایجنڈا کے ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوسکے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بھی اور آپ کو بھی اس قابل بنائے کہ ہم یہ باہمی محبت اور شفقت کی فضا قائم رکھ سکیں۔ آمین

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں تین ہزار سے زائد افراد وخواتین شامل ہوئے۔

اپوزیشن لیڈر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں اپوزیشن لیڈر Hon. Dr. Stephane Dion نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بیت سے ملحقہ ملٹی پرپز ہال میں مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور کھانے کے پروگرام کے بعد آخر پر بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری ہر میز پر تشریف لے گئے اور مہمانوں سے ملے ان سے گفتگو فرمائی، تصاویر ساتھ ساتھ کھینچی جارہی تھیں۔ بعض مہمان خصوصی طور پر درخواست کرکے حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے اور اسے اپنے لئے سعادت سمجھتے۔ مہمانوں سے ملنے کا یہ پروگرام ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری میلہ میں شرکت

پروگرام کے مطابق دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شہر کے میئر Dave Bronconier کی خصوصی دعوت پر "Calgary Stampede" دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ Stampede ہر سال منعقد ہوتا ہے جس کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے مہمان آتے ہیں۔ اس شو (Show) کو روئے زمین کا عظیم ترین آؤٹ ڈور شو بھی کہا جاتا ہے۔ اس شو (Show) کا نام Rodeo ہے۔ اس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے کھلاڑی ایک وحشی بیل کی پیٹھ پر سوار Cowboy ہوتے ہیں۔ وحشی بیل بہت زور سے چھلانگیں لگاتا ہے اور اچھلتا کودتا ہے جو سوار زیادہ دیر تک توازن برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیٹھ پر سوار رہتا ہے اس کو فاتح گردانا جاتا ہے۔

بیل (Bull) کی کمر پر ایک رسہ بندھا ہوتا ہے اور سوار کو صرف ایک ہاتھ سے اس رسہ کو تھامنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ کیلگری سٹیمپیڈ (Calgary Stampede) 1912ء سے منعقد ہورہا ہے اس میلہ میں بپھرے ہوئے بیلوں پر اچھلتے ہوئے سوار اور بے قابو گھوڑوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کھلاڑی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھوڑا گاڑیوں کی دوڑ، اعلیٰ نسل کے گھوڑوں اور دیگر مویشیوں کی نمائش، مختلف مصنوعات کی نمائش اور دیگر مختلف تقاریب کے ساتھ ساتھ زراعت کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کا بھی وسیع انتظام ہوتا ہے۔

سٹیڈیم میں استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجے سٹیڈیم پہنچے۔ جہاں میئر Dave Bronconier پہلے سے ہی حضور انور کے انتظار میں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی اور قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو ایک سپیشل انتظام کے تحت سٹیڈیم کے اس حد تک جانے کی خصوصی سہولت دی گئی جہاں صرف خاص شخصیات کی گاڑی جاتی ہے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے نیچے اترے میئر نے حضور انور کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو VIP انکلوژر میں لے گئے۔

سٹیڈیم سے اس میلہ کا یہ سارا پروگرام سارے براعظم شمالی امریکہ میں ٹیلیویژن پر Live ٹیلی کاسٹ ہورہا تھا۔ اس موقعہ پر اس میلہ کی انتظامیہ نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سٹیڈیم آمد کا بتایا اور حضور انور کا تعارف کروایا اور اعلان میں بتایا کہ حضرت مرزا مسرور احمد جو عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں اور کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے کیلگری تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں۔ میئر Dave Bronconier بھی His Holiness کے ساتھ موجود ہیں۔ اس اعلان کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے اور سٹیڈیم میں ہزاروں کی تعداد میں موجود حاضرین نے تالیاں بجا کر حضور کا استقبال کیا۔ یہ تقریب پورے براعظم شمالی امریکہ میں براہ راست پیش کی جارہی تھی۔ اس طرح پہلی بار شمالی امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف براہ راست نشر ہوا۔

اس پروگرام میں شرکت کے بعد ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد بیت النور کیلگری تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ کینیڈا کی آٹھ جماعتوں Edmonton، Lloydminister، Regine، Saskatoon، Surrey East، Surrey، West Vancouver اور Winnipeg سے آنے والے سترہ صد سے زائد احباب جماعت، مردوزن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مرد احباب نے باری باری حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین بھی باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں، سلام عرض کرتیں، اپنے معاملات اور مسائل بیان کرکے دعا کی درخواست کرتیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کو دعائیں دیتے ہوئے رخصت کرتے۔ بڑی عمر کی بچیوں کو قلم اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔

اعلانات نکاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے مسنون خطبہ کے بعد فرمایا۔ اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ بعدازاں حضور انور نے ریحانہ عصمت شاہ صاحبہ بنت سید تنویر احمد شاہ صاحب کا نکاح طلحہ صاحب کے ساتھ، عزیزہ صوفیہ بنت طارق محمود صاحب کا نکاح فرحان شاہین صاحب کے ساتھ اور شاہدہ طلعت صاحبہ کا نکاح وقاص محمود صاحب کے ساتھ کا اعلان فرمایا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور ہمیشہ دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے۔

بعدازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النور کے افتتاح کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیہ مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کو الیکٹرانک میڈیا میں اور دنیا بھر کے پرنٹ میڈیا میں غیر معمولی Coverage ملی ہے۔

کینیڈا کے درج ذیل 9 ٹی وی سٹیشنز نے مسجد کے افتتاح کو کوریج دی ہے۔ یہ ٹی وی سٹیشنز دیکھنے والوں کی تعداد 3.1 ملین ہے۔ CBC National، CBC، Newsworld، CBC French، Global، National، CTV National، City TV، ATN، Shaw Community TV، Soul (WEB TV)

✿ کینیڈا کے درج ذیل 9 ریڈیو سٹیشنز نے مسجد بیت النور کے افتتاح کو کوریج دی۔ ریڈیو سننے والوں کی تعداد 2.3 ملین ہے۔ CBC National، CBC، French، CFRA 580 AM، 660 AM، CHQR 770، 1150 AM، CFRB 1010، CKNW، CKFM

✿ پرنٹ میڈیا نے پورے کینیڈا Ontario، Quebec، Alberta، New Foundland، New Brunswick، Nova Scotia اور برٹش کولمبیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی یہ اخبارات پڑھنے والوں کی تعداد چار ملین ہے۔ چند اخبارات کے نام یہ ہیں۔ Globe and Mail، Calgary Herald، Vancouver Sun، National Post، Edmonton Journal، Calgary Sun، Metro، London Free Press، Abbots Ford، News، Embassy Magazine، Macleans، Ottawa Citizen، Guelph and Mercury

ان ملکی اخبارات کے علاوہ آسٹریلیا، جرمنی، نیوزی لینڈ، انڈیا، پاکستان، اٹلی، برطانیہ، امریکہ، بلجیم اور کینیا کے اخبارات نے بھی مسجد کے افتتاحی پروگراموں کو کوریج دی۔

انٹرنیٹ کوریج

✿ اس کے علاوہ دنیا بھر کے انٹرنیٹ کی 130 مختلف سائٹس نے کیلگری بیت کے افتتاح کو کوریج دی۔

چند اہم News Websites کے نام درج ذیل ہیں۔

1-Reuters 2-Fox News 3-Forbes 4-Associated Press 5-PR Newswire 6-USA Today 7-Washington Post 8-Canadian Press 9-Globe and Mail 10-Wall Street Journal 11-Canoe (Largest Network in Canada) 12-Canada.com 13-Yahoo News 14-Google News 15-MSNBC 16-AOL 17-Radio Canada International 18-CBC News 19-Al Arabiya News 20-Channel (UAE) Bega News 21-Press(Belgium) IT News (Italy) 22-Hindustan Times-India 23-Dose 24-Sympatico MSN 25-RTR London 26-(UK) PR-Web USA 27-Canadian 28-Business Canadian Broadcasting 29-Corporation City TV 30-CKNW 31-Indian Business Times 32-PMO 33-Net-USA PR 34-International Business News

✿ اس کے علاوہ عرب ممالک کے درج ذیل 41 اخبارات، جرائد اور انٹرنیٹ کی ویب سائٹس نے کیلگری مسجد کے افتتاح کی کوریج دی۔

الجزیرہ، قطر۔ بی بی سی، برطانیہ۔ الاسلام الیوم، سعودیہ۔ الوطن، قطریہ 26 ستمبر، الیمن۔ عرب نت، مصر۔ الحقیقۃ مصر۔ حیاتنا۔ اخبار مکتوب۔ ہدایۃ، سعودیہ۔ الدستور، الاردن۔ فلسطین الآن، فلسطین۔ النہار، لبنان۔ الحیاۃ الجدیدۃ، فلسطین۔ الرای، الکویت۔ الملتقی۔ انجیلی۔ ایلاف، لندن/سعودیہ۔ اقتا وکالت الانباء القرانیۃ، طہران۔ برنس کوم، الامارات۔ المدی، بیروت۔ الوفاق، ایران۔ الہدی اسلامیۃ، ایران۔ المستقبل، لبنان۔ الشرق الاوسط، UK۔ رسالۃ نباء، ایران۔ الاہرام، مصر۔ محیط شبکۃ الاعلام العربی، مصر/امارات۔ ارام، لندن۔ الکوثر، ایرانیۃ۔ العنابی، قطر۔ تایم تورک روابی للتلبیۃ المعلومات، ترکیا۔ سودان سفاری، السودان۔ الوطن، الکویت۔ العرب الیوم، الاردن۔ الوقت، 973 البحرین۔ شبکۃ الطیف، الیمن۔ مصراوی، مصر۔ الایام، فلسطین۔ اخبار مصر، مصر۔ مدونۃ الصعالیل۔ Omedia، اسرائیل عبرانی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا اور کیلگری مسجد کا افتتاح غیر معمولی تائیدات اور نصرت الٰہی کے نظارے لئے ہوئے ہے اور دنیا بھر کے ممالک اپنے میڈیا میں اس کو جگہ دے رہے ہیں۔

میڈیا کوریج کے چیدہ چیدہ نکات

✿ سی بی سی کینیڈا نے نیشنل نیوز میں جو کہ کینیڈا بھر میں نشر کی جاتی ہیں حضور انور کے خطبہ جمعہ کی دومنٹ کی خبر نشر کی جس میں خطبہ کا ابتدائی حصہ مسجد کی تصاویر اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصویر دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ جماعت کا تعارف امن کے داعی کی حیثیت سے کرواتے

ہوئے تعریفی کلمات کہے گئے۔

❁ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات نے جماعت کے بارے تعریفی کلمات لکھے اور معزز شخصیات کے تحسین آمیز کلمات بھی شائع کئے۔ مثلاً وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا جماعت احمدیہ اسلام کا حقیقی اور امن پسندانہ چہرہ اجاگر کرتی ہے اور یہ مسجد امن اور سماجی ہم آہنگی کی علامت ہے۔ حضور انور کے بارے میں وزیراعظم نے کہا کہ وہ مذہبی آزادی اور امن کے ایک جرأت مند چیمپیئن ہیں۔

❁ کیلگری کے میئر نے کہا کہ یہ مسجد کیلگری کے افق پر طلوع ہونے والا ایک تابناک اضافہ ہے۔

❁ اپوزیشن لیڈر اور لبرل پارٹی کے سربراہ سٹیفن ڈیئون نے جماعت کے وطن سے محبت کو ایمان کا جزو قرار دینے والے عقیدہ کی بے حد تعریف کی۔

❁ کیتھولک بشپ ہنری نے اخلاقیات کے متعلق جماعت کی تشویش اور توجہ کی تعریف کی۔

بہت سے مضامین میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ حضور انور نے خلافت جوبلی کے سال میں اس مسجد کا افتتاح فرمایا ہے۔ اس بات کا بھی بار بار اعادہ کیا گیا کہ اس مسجد پر خرچ کی جانے والی خطیر رقم افراد جماعت کی اعلیٰ مالی قربانیوں سے حاصل ہوئی ہے۔

❁ ایمبیسی میگزین نے لکھا:

مسجد بیت النور کی افتتاحی تقریب میں مسٹر ہارپر نے احمدیہ کمیونٹی کے معتدل، برداشت وحوصلہ اور امن پسندانہ کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ''کیلگری، البرٹا اور کینیڈا کے شہری اس مسجد اور اس میں عبادت کرنے والوں میں اسلام کا ایک معتدل اور انسان دوستی والا رخ دیکھیں گے''۔ مسٹر ہارپر نے مزید کہا ''آپ اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ مذہبی آزادی کی حمایت کرنا یہاں بھی اور پوری دنیا کے امن واستحکام کے لئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے''۔

❁ کینیڈا ڈاٹ کام اور مختلف اخبارات نے لکھا:۔

وزیراعظم سٹیفن ہارپر نے وہاں موجود لوگوں کو بتایا کہ احمدیہ کمیونٹی امن وبرداشت کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی ہے کیونکہ یہ خود انیسویں صدی کے اواخر سے ظلم وستم کا نشانہ بنتی آرہی ہے۔ انہوں نے کہا ''اس مسجد میں ہم اسلام کا امن ومحبت والا رخ دیکھ رہے ہیں''۔ انہوں نے مزید کہا ''احمدیوں نے کینیڈا کو اپنایا ہے اور کینیڈا نے آپ کو اپنا لیا ہے''۔

❁ کیلگری کے میئر ڈیو برونکویئر نے حاضرین کو جون 2005ء کا وہ سرد اور بارش والا دن یاد دلایا جب اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ''آج جو ہم یہاں دیکھ رہے ہیں وہ آپ کے عقیدے اور جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق کا ثبوت ہے۔ آپ کی مسجد کیلگری کے افق پر ایک قابل فخر اضافہ ہے۔

❁ براعظم افریقہ میں کینیا کے نیشنل اخبار The Standard نے درج ذیل خبر شائع کی۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد۔

اس ہفتہ احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت نے کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا۔ یہ مسجد فن تعمیر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے جو نہ صرف عبادت کے مقصد کو پورا کرنے والی بلکہ اس تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بنے گی۔

کیلگری میں صرف تین ہزار افراد کی یہ جماعت ہے لیکن ان کے عہدیداران کو امید ہے یہ تعداد بہت جلد بڑھے گی اور اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے 48 ہزار مربع فٹ اور بلند وبالا خوبصورت مینار اور نقش نگاری کے ساتھ اس مسجد کو ایسے شہر میں تعمیر کیا گیا۔ جہاں اکثریت پرانے خیالات رکھنے والے عیسائیوں کی ہے۔ جماعت کے نمائندہ نے بتایا کہ صرف بڑی مسجد بنانا ہمارا مقصد نہ ہے جو تعمیراتی شاہکار ہو بلکہ جماعت کی مستقبل کی ضرورتوں کو سامنے رکھا گیا ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں گلیوں میں پھرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ اپنا وقت مفید کاموں میں صرف کریں۔ بدھ کے روز جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کیلگری تشریف لائے اور انہوں نے اس مسجد کا معائنہ کیا۔ جمعہ کے روز امام جماعت احمدیہ کا خطبہ یہاں سے 190 ملکوں میں براہ راست نشر کیا جائے گا۔ ایک اندازہ کے مطابق کینیڈا میں اس جماعت کے پچاس ہزار ممبرز ہیں۔

مختلف اخبارات نے اپنی اشاعت میں حضرت مسیح موعود کی تصاویر شائع کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کی اور پرائم منسٹر کینیڈا کو مسجد کا وزٹ کرتے ہوئے اور حضور انور کے ہمراہ دکھایا گیا۔

6 جولائی 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آج دورہ کینیڈا کا آخری دن تھا۔ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور کیلگری کی مقامی جماعتوں کے احباب وخواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ آج کیلگری نارتھ ایسٹ، کیلگری نارتھ ویسٹ کیلگری ساؤتھ اور Toronto کی جماعتوں کے اٹھارہ صد سے زائد احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امریکہ، جرمنی اور پاکستان سے آئے ہوئے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

تمام مرد احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین نے بھی حضور انور کے پاس سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بڑی عمر کی بچیوں کو قلم اور کمسن بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تصاویر

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور میں تشریف لے آئے جہاں جماعت کیلگری کی مجالس عاملہ، انصار، خدام کی مجالس عاملہ اور مسجد بیت النور کی تعمیر میں حصہ لینے والے کارکنان اور دیگر مختلف شعبوں اور رضا کاروں اور ڈیوٹی دینے والے خدام نے مختلف گروپس کی صورت میں باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پارک کی سیر

شام سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے سامنے واقع پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب کا ایک جم غفیر حضور انور کے ہمراہ تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کیلگری اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب وخواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ سیر کے دوران احباب جماعت ایک ایک لمحہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور سینکڑوں کیمرے ان مبارک لمحات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر رہے تھے۔

حضور انور اس خوبصورت اور سرسبز وشاداب پارک کی سیر کے دوران ایک سرسبز ٹیلہ پر تشریف لے گئے اور وہاں پر نصب دوربین سے اردگرد کے علاقہ کو دیکھا۔ حضور انور کے دائیں بائیں اور چاروں طرف ایک ہجوم تھا جو ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ سیکیورٹی پر مامور خدام بچوں کو پیچھے ہٹاتے تو حضور انہیں منع فرما دیتے کہ انہیں رہنے دیں۔ پارک کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور ایک لمبا عرصہ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہے۔ ایک طرف بچیاں الوداعی نغمات پڑھ رہی ہیں تو دوسری طرف مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے پُرنور چہرہ پر مرکوز تھیں۔ ان انتہائی مبارک اور بے انتہا برکتوں کے حامل لمحات سے ہر چھوٹا بڑا اور مرد وعورت سیراب ہو رہے تھے۔ حضور ان احباب کے درمیان میں تھے اور انتہائی قریب تھے۔ اس موقعہ پر امیر صاحب کینیڈا نے افسر جلسہ سالانہ نعیم بشیر صاحب اور مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے کارکنان کا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

ائرپورٹ کے لئے روانگی

اب جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ الوداعی نغمات اور فلک شگاف نعروں کی جگہ رقت آمیز مناظر نے لے لی تھی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے الوداعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد سے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آرہی تھیں۔ سبھی کے چہرے اداس تھے اور آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اس روح پرور منظر میں حضور انور کی گاڑی مسجد کے احاطہ سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مین روڈ پر آگئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ قافلہ کو اسکارٹ کر رہا تھا۔ حضور انور کے قافلے کو راستہ دینے کے لئے پولیس نے تمام راستے روکے ہوئے تھے اور عام ٹریفک کے لئے سڑکوں کو بند کر دیا تھا۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلگری کے ایئرپورٹ پر پہنچے۔ ایئرپورٹ پر حضور انور کی گاڑی کے لئے بالکل گیٹ کے سامنے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو فارن آفس کی ایک آفیسر اور برٹش ایئرویز کی مینیجر نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب، ریجنل امیر Proiries سلمان خالد صاحب اور نیشنل جنرل سیکرٹری ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے VIP لاؤنج میں ساتھ آئے اور بعدازاں جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز رات نو بجکر پچاس منٹ پر کیلگری سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

لندن میں آمد

7 جولائی بروز سوموار دوپہر پونے دو بجے یہ فلائٹ لندن پہنچی۔ امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ جہاں مرکزی وکلاء امیر صاحب یوکے، مبلغ انچارج یو۔کے، صدر مجلس انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ بچیاں کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

قافلہ کے ارکان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا۔ مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) (خاکسار) عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم محمد احمد ناصر صاحب (افسر حفاظت خاص)۔ مکرم ناصر سعید صاحب۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت خاص)

اس کے علاوہ غلام مصطفیٰ صاحب آف لندن اور حمید احمد عارف صاحب آف پاکستان کو امریکہ سے اس قافلہ کے ساتھ شامل ہونے اور سفر کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل وجرائد کی ترسیل نیز خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

مجلس انصاراللہ امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے صد سالہ جوبلی خلافت سووینئر میں مجلس انصاراللہ امریکہ کا تعارف مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب صدر انصاراللہ امریکہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

امریکہ میں مکرم ڈاکٹر مسعود ملک صاحب (1981-85) پہلے ناظم اعلیٰ انصاراللہ مقرر ہوئے۔ پھر مکرم فضل احمد صاحب (1986-93) تک ناظم اعلیٰ اور صدر کے طور پر خدمت کرتے رہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 3 نومبر 1989ء کو تمام ممالک میں ذیلی تنظیموں کا نظام تبدیل کرتے ہوئے ناظمین اعلیٰ کو صدران کے طور پر مقرر فرمادیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب (1993-99)، مکرم ناصر محمود ملک صاحب (2000-05) بطور صدر خدمت کرتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب (2006 تا حال) موجودہ صدر ہیں۔ مجلس انصاراللہ امریکہ کی حالیہ تجنید 1890 ہے۔ مجلس کی تنظیم 68 جماعتوں میں سے 62 میں قائم ہے۔ مجلس کی ایک ویب سائٹ (www.ansarusa.org) بھی ہے جو 2000ء میں بنائی گئی۔

مجلس انصار اللہ امریکہ کا سالانہ اجتماع 1982ء سے باقاعدگی سے ہورہا ہے۔ پہلے اجتماع میں حاضرین کی تعداد صرف 12 تھی جبکہ 2006ء میں 450 سے زائد انصار شامل ہوئے۔ سالانہ اجتماع کے علاوہ ضلعی اور مقامی اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں۔ 1993ء سے سالانہ مجلسِ شوریٰ بھی باقاعدگی سے منعقد ہورہی ہے۔

مجلس انصاراللہ امریکہ کے رسالہ ''النحل'' کا اجراء 1992ء میں ہوا تھا۔ اس نام کا پس منظر یہ ہے کہ نحل یعنی شہد کی مکھی جس طرح اپنی عمر کی پرواہ کئے بغیر آخری سانس تک کام کرتی ہے، اسی طرح انصاراللہ کو بھی اپنی عمر کی پرواہ کئے بغیر آخری سانس تک خدمتِ دین میں مشغول رہنا چاہئے۔ یہ رسالہ ہر ناصر کو مفت ارسال کیا جاتا ہے اور اس کے کئی نہایت علمی اور تحقیقی خصوصی نمبر بھی شائع کئے جاچکے ہیں۔ نیز ایک ماہوار نیوز لیٹر بھی 1995ء سے شائع کیا جارہا ہے جبکہ متعدد کتب اور پوسٹرز بھی مجلس نے شائع کئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مجلس انصاراللہ امریکہ نے چھوٹے قصبوں اور گاؤں میں تبلیغی کوششیں شروع کی ہوئی ہیں۔ تربیتی امور میں نظام وصیت میں شمولیت کی طرف بھی توجہ دی جارہی ہے۔ حضور انور کی جاری فرمودہ سکیم کے بعد سے سوا دوسو انصار نے وصیت کرنے کی توفیق پائی۔ اِس وقت کُل موصی انصار چارسو کے قریب ہیں۔ 35 مجالس میں ہومیوپیتھی ڈسپنسری قائم ہے اور 2006ء کے دوران 2058 مریضوں کا علاج کیا گیا تھا۔

انصار طاہر سکالرشپ پروگرام 2005ء سے شروع ہے جس کے تحت انصار کو ان کی پڑھائی یا نیا ہنر سیکھنے کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ اب تک نو وظائف دیئے جاچکے ہیں۔ اس کا سالانہ بجٹ بیس ہزار ڈالر ہے۔ جو انصار MTA کے لئے ڈش اور ریسیور نہیں خرید سکتے مجلس انصاراللہ ان کو خرید کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ کھانا، کپڑے وغیرہ بھی غریب اور بھوکے لوگوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اپنے مستقل چندوں کے علاوہ مجلس انصاراللہ امریکہ کی طرف سے صرف 2006ء میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے دولاکھ دس ہزار ڈالر سے زیادہ رقم دی گئی۔ نیز جلسہ گاہ برطانیہ کے لئے ایک لاکھ 15 ہزار، چندہ تحریک جدید کے طور پر $558,796 اور چندہ وقف جدید کے طور پر $359,611 ادا کئے گئے۔ مسجد بیت الرحمان میں انصار ہال کی تعمیر کے لئے پانچ لاکھ ڈالر بھی جمع کئے گئے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے صد سالہ جوبلی خلافت سووینئر میں مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے حوالہ سے مکرم نعیم۔ آر۔ محمد صاحب اور مکرم ریحان محمود چوہدری صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

1969ء میں مکرم امام اے۔آر۔ خانصاحب بنگالی نے مکرم منیر حامد صاحب کو نیشنل قائد خدام الاحمدیہ امریکہ مقرر کیا۔ مکرم حسین عبدالعزیز صاحب نے "The Khadim" کے نام سے نیوز لیٹر کا اجراء کیا۔ 1976ء میں رسالہ ''الطارق'' کا اجراء ہوا اور 1978ء میں پہلا اجتماع نیوجرسی میں ہوا۔ 8/اگست 1983ء کو مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو شہید کیا گیا۔ وہ مجلس کے نیشنل معتمد اور قائد علاقہ بھی تھے۔

3 نومبر 1989ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ذیلی تنظیموں کا نیا نظام قائم فرمایا تو مکرم قمر احمد شمس صاحب مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ پھر مکرم منعم نعیم صاحب 1994-99ء تک صدر مجلس رہے۔ اس دوران حضورؒ کی منظوری سے مجلس کا شعبہ سمعی و بصری بھی 1995ء میں قائم کیا گیا۔ مکرم عبدالشکور احمد صاحب 1999-2002ء کے دوران صدر رہے۔ آپ کی کوششوں سے 2003ء میں ہیومینیٹی فرسٹ بھی امریکہ میں رجسٹرڈ ہوگئی۔

اس وقت خدام نہ صرف جماعتی ویب سائٹ الاسلام کے لئے متفرق کام بھرپور انداز میں بجالا رہے ہیں بلکہ مجلس نے اپنی ویب سائٹ بھی جاری کی ہے جو کسی بھی ملک کے خدام کی پہلی ویب سائٹ ہے۔

خدام الاحمدیہ کا گزشتہ سال کا چندہ ایک لاکھ 98 ہزار ڈالر تھا۔ حضور انور کی وصیت کی سکیم کے اجراء کے بعد 264 خدام نے اس تحریک پر لبیک کہا جن میں سے اکثر کی وصیت کی منظوری ہوچکی ہے۔

مجلس سلطان القلم امریکہ کے تحت 50 خدام باقاعدگی سے اسلام پر اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہونے والے حملوں کا امریکہ کے مشہور اخبارات اور نیوز میگزین میں جواب دیتے ہیں۔ مجلس کے تحت ایک سہ ماہی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے جو ہر خادم کو بھیجا جاتا ہے۔ گزشتہ سال کے نیشنل اجتماع میں ایک ہزار سے زیادہ خدام شامل ہوئے۔

امریکہ میں لجنہ اماء اللہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے صدسالہ خلافت سووینئر میں لجنہ اماءاللہ امریکہ کا تعارف مکرمہ ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ نیشنل صدر کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

امریکہ میں احمدیت حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ 1920ء میں آئی۔ اگرچہ آپؓ نے یہاں صرف تین سال قیام کیا لیکن اِس دوران 9 شہروں میں جماعت کو قائم کیا۔ سفید فام اور افریقن امریکی بھی کافی تعداد میں احمدی ہوئے۔ احمدی خواتین نے باقاعدگی سے رفاہی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ برلن میں مسجد کی تعمیر کے لئے امریکی احمدی خواتین سے بھی پچاس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا جس پر 70,000 روپے جمع کئے گئے۔ اگرچہ مسجد برلن تو نہ بن سکی لیکن یہ چندہ مسجد فضل لندن کیلئے استعمال ہوا۔

محترم صوفی مطیع الرحمان بنگالی صاحب جب 1935ء میں ہندوستان سے دوبارہ امریکہ آئے تو انہوں نے لجنہ اماءاللہ کی یہاں بنیاد رکھی اور مکرمہ عالیہ محمد صاحبہ کو Pittsburgh,PA کا صدر مقرر کیا۔ یوں امریکی خواتین کا لجنہ اماءاللہ مرکزیہ سے تعلق قائم ہوگیا۔ 1950ء میں جلسہ سالانہ پر مکرم خلیل ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ ناصر صاحبہ کو خواتین نے پہلی صدر لجنہ امریکہ منتخب کیا۔ 9 جون 1961ء کو لجنہ اماءاللہ کا آئین انگریزی میں امریکہ پہنچا تو پہلی نیشنل عاملہ تشکیل دی گئی۔ 1970ء میں ماہنامہ ''عائشہ'' کا اجراء ہوا۔ شعبہ اشاعت کی طرف سے اردو وانگریزی میں مختلف کتابیں اور کئی کتب کے تراجم شائع ہوئے۔

1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لجنہ اماءاللہ کو قرآن کریم کا انگریزی انڈیکس تیار کرنے کے لئے فرمایا جبکہ جماعت کی صدسالہ جوبلی کے لئے میڈیا کٹ بھی ڈیزائن کرنے کا ارشاد فرمایا۔

1990ء میں لجنہ اماءاللہ نے مسجد بیت الرحمان کیلئے تین لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا اور خدا کے فضل سے پانچ لاکھ 33 ہزار ڈالر سے زائد ادائیگی کی۔ جماعتی تحریکات میں بھی خواتین ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر منظور احمد صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/اکتوبر 2007ء میں حضرت ڈاکٹر منظور احمد صاحبؓ کا مختصر تعارف شامل اشاعت ہے۔ آپؓ 1896ء میں حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیرویؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1908ء میں زیارت اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اُسی سال جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہوئے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کی تقریر کے بعد ان کی قرآن دانی کے متعلق چند تعریفی کلمات فرمائے تو میرے پاس بیٹھے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (جو بعد میں لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے) جھوم جھوم کر کہہ رہے تھے: سبحان اللہ، سبحان اللہ، آپ کے بعد یہی خلیفہ ہوں گے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے لمبا عرصہ ضلع سرگودھا اور قادیان میں گزارا اور دونوں جگہ تبلیغ میں سرگرم رہے۔ آپؓ نے کئی پنجابی تبلیغی نظمیں بھی کہیں جو بہت سوں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ کئی کتب بھی تالیف فرمائیں۔ آپؓ اردو کے بھی عمدہ شاعر تھے اور سلسلہ کے لٹریچر میں آپؓ کا کلام شائع ہوا کرتا تھا۔

حضرت مولانا محمد امیر صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/ستمبر 2007ء میں حضرت مولانا محمد امیر صاحبؓ آف آسام کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپؓ قریباً 1854ء میں پیدا ہوئے اور 3/ستمبر 1950ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پائی۔ 1885ء میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشتہار پڑھ کر بیعت کا خط لکھ دیا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کی بہت مخالفت ہوئی لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ آپؓ ایک متبحر عالم تھے۔ فہم قرآن کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ درّثمین سے تو عشق تھا۔ رؤیائے صالحہ کی نعمت سے مستفیض تھے۔ صاحب الہام بھی تھے۔

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں شامل مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم سے انتخاب پیش ہے:

رہی اُس کی چھاؤں میں برکت بہت
ملی دین کو سطوت و تمکنت
جو خاکی تھے وہ آسمانی ہوئے
عطا مومنوں کو ہوئی منزلت
یہ عزت، یہ اقبال سب کو مبارک
خلافت کے سو سال سب کو مبارک
یہ نجمِ یقیں مسکراتے ہوئے
اُجالے کی دف کو بجاتے ہوئے
دلاتا رہا ہے اُمید سحر
کڑی شب کے دُکھ خود اٹھاتے ہوئے
اندھیروں میں یہ ڈھال سب کو مبارک
خلافت کے سو سال سب کو مبارک

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
3rd September 2008 –9th October 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 3rd October 2008

00:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:25 MTA Sports: programme on hiking.
01:00 Al Maa'idah: cooking programme teaching how to prepare a variety of desserts.
01:35 Eid-ul-Fitr: repeat of Eid proceedings including Eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
02:35 Seerat-un-Nabi (saw): discussion hosted by
04:45 Moshaairah: an evening of poetry, in the presence of Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 21st January 2007.
08:10 Le Francais C'est Facile: programme no. 112.
08:30 Siraiki Service: discussion in Siraiki on the treaty of Hudhaibiyya.
09:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 20th January 1995.
10:20 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Naseer Ahmad Anjum on the topic of the companions of the Holy Prophet's (saw) love for preaching.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat –un-Nabi (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:25 Interview: an interview with Mumtaz Ataullah Sahiba, granddaughter of Mian Fazal Mohammad Harsian, a companion of the Promised Messiah (saw).
18:05 Le Francais C'est Facile: kesson no. 112. [R]
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Friday Sermon [R]
22:15 Jihad by the Pen
22:50 Urdu Mulaqa'at: rec. on 20th January 1995.

Saturday 4th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15 Le Francais C'est Facile: lesson no. 112.
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th November 1995.
02:45 Friday Sermon: recorded on 3rd October.
03:55 Interview
04:20 Jihad by the Pen
04:55 Urdu Mulaqa'at: Recorded on 20th January 1995.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 21st January 2007.
08:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:35 Friday Sermon: rec. on 3rd October 2008.
09:35 Art Class: programme teaching how to creat an Oil painting with Wayne Clements.
10:05 Indonesian Service
11:00 French Service
12:25 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:05 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
16:15 Moshaairah: an evening of poetry.
16:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995. Part 1.
18:00 Art Class [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40 MTA International News
21:15 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:15 Art Class [R]
22:40 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
23:15 Friday Sermon [R]

Sunday 5th October 2008

00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th November 1995.
02:50 Friday Sermon: recorded on 03/10/08.
03:55 Moshaairah: an evening of poetry
04:55 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
05:30 Art Class
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor recorded on 3rd February 2007.
08:00 The Casa Loma
08:45 Learning Arabic: lesson no. 14.
09:10 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th April 2007.
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon
15:10 Children's Class [R]
16:10 The Casa Loma [R]
16:40 Huzoor's Tours: Fiji [R]
17:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:05 Learning Arabic: lesson no. 14 [R]
22:25 Huzoor's Tours: Fiji [R]
23:00 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 6th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 The Casa Loma
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1995.
02:40 Friday Sermon
03:45 Learning Arabic: Lesson no. 14.
04:05 Question and Answer Session
05:05 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class held with Huzoor. Recorded on 10th February 2007.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 4.
08:55 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th February 1998.
10:00 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 22nd August 2008.
11:25 Medical Matters
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st September 2007.
14:55 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of financial sacrifice.
15:30 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 10th February 2007.
16:50 French Mulaqa'at
17:55 Medical Matters
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd November 1995.
20:40 MTA International News
21:10 Bustan-e-Wafe Nau [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:05 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 7th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 4.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd November 1995.
02:45 Friday Sermon: rec. on 21st September 2007.
03:35 French Mulaqa'at: rec. on 16/02/1998.
04:50 Jalsa Salana Speeches
05:30 Medical Matters
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th February 2007.
08:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995. Part 2.
09:00 Al Wassiyat
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
11:35 MTA Travel: the island of Capri
13:00 Tilawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana UK: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 30th July 2006.
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th February 2007.
16:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995. part 2.
17:00 MTA Travel: travel programme covering the Island of Capri.
17:25 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
19:00 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 3rd October 2008.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat)
22:00 Jalsa Salana UK 2006: concluding address
23:05 Al Wassiyat

Wednesday 8th October 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 8.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd November 1995.
02:40 MTA Travel: visit to Capri
03:00 Question and Answer Session
04:00 Al Wassiyat
04:50 Jalsa Salana UK speech: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 3rd March 2007.
08:10 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1995. Part 1.
10:05 Indonesian Service
10:55 Swahili Muzakarah
12:10 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd November 1985.
14:55 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Aftab Ahmad Khan.
15:25 Art Class with Wayne Clements
15:55 Seminar: Career Planning
16:50 Khilafat Jubilee Quiz
17:20 Question and Answer Session
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th November 1995.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10 Seminar: Career planning [R]
23:10 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]

Thursday 9th October 2008

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab
02:45 Art Class
03:15 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
03:55 From the Archives
04:50 Khilafat Jubilee Quiz
05:25 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars & MTA News
07:05 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 17th March 2007.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 19th November 1995.
09:05 MTA Variety
09:30 Al Maaidah
10:00 Indonesian Service
11:00 New Zealand: interviews with members of the Jamaat.
11:40 Pushto Service
12:05 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:15 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1998.
15:15 Al Maaidah: cookery programme
15:55 MTA Variety
16:20 English Mulaqa'at: rec. on 19/11/1995.
17:20 Moshaairah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: rec. 25/03/1998.
22:05 MTA Variety
22:30 Al Maaidah: cookery programme
23:00 Jamia Ahmadiyya UK Class

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 26 September , 2008 | Issue No. 39

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

اسلام میں مذہبی رواداری، افہام وتفہیم، ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے اور تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی عزت واحترام کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

مسلمانوں کو صرف یہی حکم نہیں کہ وہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کی ہی مدد کریں بلکہ وہ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ایک سچا مسلمان کسی کے ساتھ بدی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

احمدیت کے سو سال سے زیادہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہماری مساجد کے مینار وہ نور کے مینار ہیں جہاں سے صرف محبت، امن اور حفاظت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔

آج مَیں اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ محبت، امن اور حفاظت کا یہ میرا پیغام اس دنیا کے اختتام تک قائم ودائم رہے گا۔

ہماری بنی نوع انسان سے محبت بغیر کسی لالچ یا کسی خاص ایجنڈا کے ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔

(مسجد بیت النور کیلگری (کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مساجد کی تعمیر کی اغراض ومقاصد اور محبت اور امن عالم کے ولولہ انگیز پیغام پر مشتمل بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ان مہمان حضرات کے خطابات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

تمام معزز مہمانان گرامی کی خدمت میں السلام علیکم اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت آپ سب پر ہو۔

اللہ کے فضل سے جیسا کہ آپ سبھی جانتے ہیں آج ہم سب یہاں کیلگری میں احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل کہ مَیں اسلام میں مساجد کی اہمیت اور مقاصد کے بارہ میں کچھ بتاؤں، مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ تمام معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جو اپنے وقت کا حرج کر کے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ کی اس تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی کا ثبوت ہے۔ یہ ان مذاہب کے ماننے والوں کی ایک اعلیٰ مثال ہے جو آپس میں رواداری اور بھائی چارہ کی فضا میں ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ کوششیں بارآور ہوں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ مکمل مفاہمت کے ساتھ مل جل کر رہ سکیں۔

آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ احمدیہ جماعت اس شعبہ میں بہت ہی مستقل مزاجی سے کام کر رہی ہے جس کے نتیجے میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور مختلف رنگ ونسل اور سماجی و معاشرتی پس منظر کے لوگ اس تقریب میں ایک ساتھ تشریف فرما ہیں۔ ایک دوسرے کے احساسات اور عقائد کا خیال رکھتے ہوئے ہم یہاں اس قسم کی تقریب میں انسانیت کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں بغیر اس سوچ کے کہ ہم یہاں ایک مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں جو ایک خالص مذہبی نشان ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں جن کے ماٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، کا اثر لازمی طور پر ان کے متبعین پر پڑنا ضروری تھا۔ تاہم میرا دل آپ کے لئے شکر کے جذبات سے لبریز ہے جنہوں نے تمام اختلافات کے باوجود جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے، ہماری دعوت کو قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

اب مَیں چاہتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر کے مقاصد آپ کو بتاؤں۔ ہماری مساجد دراصل اللہ تعالیٰ کی اس برگزیدہ مسجد کے نمونہ پر بنائی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے سب سے پہلے مکّہ میں بنائی گئی تھی جس کی بنیادی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر دوبارہ اٹھائی تھیں جیسا کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس بات کا ذکر موجود ہے۔ فرمایا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادیں استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق بتا دے اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ البقرہ 129,128)

پہلی چیز جو یہاں بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اے ہمارے خدا ہماری عبادت قبول فرما۔ مسجد کی تعمیر کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں۔ اس کا مقصد وحید وحدہٗ لاشریک خدا کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے نام کو بلند کرنا ہے۔

دوسرے یہ کہ ہماری اولادیں ہمیشہ تیرے حکم کی تابعدار رہیں۔ اللہ کرے کہ وہ ہماری عبادتیں بھی قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ ہدایت کے راستہ پر چلاتا چلا جائے۔ دراصل یہ بنیادی مقصد ہے جس کے حصول کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مسجد منافقین نے ظاہری طور پر خدا کے نام پر ہی بنائی تھی جبکہ درحقیقت وہ مسجد فساد پیدا کرنے کے لئے اور تفرقہ ڈالنے اور اتحاد میں رخنہ ڈالنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں خبر دی کہ وہاں کیا ہو رہا تھا؟ اس واقعہ کا ذکر قرآن میں بھی آتا ہے کہ مسجد جس کا ذکر یہاں ہے اس لئے بنائی گئی تھی تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ اور فساد پیدا کیا جا سکے اس کی بنیاد تقویٰ پر نہیں تھی۔ اس بنا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اس مسجد کو گرا دیا جائے تاکہ بے چینی اور فساد کی صورت ختم ہو۔ اس واقع سے ظاہر وباہر ہے کہ مساجد صرف اللہ کا ذکر بلند کرنے کے لئے اور اس کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اللہ کی خالص عبادت کرنے والے یہ بات سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اسی لئے قرآن مجید میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا گھر اس لئے بنا رہے ہیں کہ ہماری اولاد ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہے۔

متشدد مُلّاؤں کے عمل اور یاوہ گوئی کی وجہ سے مغربی دنیا میں عموماً اس خیال کو تقویت ملی ہے اور یہاں مقررین میں سے ایک نے اس خیال کا اظہار بھی کر دیا ہے اور بعض مسلمان گروپس کی مساجد نے بھی اس خیال کو تقویت دی ہے اور مغربی دنیا میں مساجد بدی کی جڑ بنی گئی ہیں جہاں تشدد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور شدت پسند لوگ پروان چڑھتے ہیں تاکہ وہ معاشرے کا امن وسکون برباد کر سکیں۔ تاہم یہ تأثر مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن ہے۔ اسلام میں مذہبی رواداری، افہام وتفہیم اور ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے اور تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کے عزت واحترام کو اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی حفاظت کریں اور فساد ختم کریں۔ عبادت گاہوں کی حفاظت تک ہی یہ ہدایت محدود نہیں بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر آپ ظلم کو ختم نہیں کریں گے تو صرف مساجد ہی نہیں گرائی جائیں گی بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں بھی برباد کر دی جائیں گی۔ مذاہب کے مخالف کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو آرام سے زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس بناء پر صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور مکمل غلبے والا ہے (22:41)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مذاہب کی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں